بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

شیطانی وسواس

کا قرآنی علاج

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد - اے پی

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : شیطانی وسواس کا علاج

تصنیف : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحیٰ انصاری اشرفی

پروف ریڈنگ : مولوی محمد فیضان چشتی القادری

تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)

اشاعت اول : آگسٹ ۲۰۰۳

تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

قیمت : ۳۰ روپیئے

ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار المصطفیٰ

23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد (دکن)

Maktaba Anwarul Mustafa

Moghal Pura, Hyderabad - A.P.

Ph: 55712032 - 24477234

☆ مکتبہ اہل سنت و جماعت عقب مسجد چوک حیدرآباد

☆ مینار بک سنٹر چارمینار حیدرآباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی شَفِیۡعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مَنَّ عَلَیۡنَا رَبُّنَا اِذۡ بَعَثَ مُحَمَّدًا　　اَیَّدَہٗ بِاَیِّدِہٖ اَیَّدِنَا بِاَحۡمَدًا
اَرۡسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرۡسَلَہٗ مُمَجِّدَا　　صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ سَرۡمَدًا
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے　　نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پُکارے　　تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث آعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ ‘)

﴿اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱-	جنات وشیاطین	۱۱
۲ -	شیطان کے معنی	۱۱
۳ -	شیطان کون ہیں ؟	۱۲
۴ -	جن کا بیان	۱۳
۵ -	شیطان کے بارے میں حکم قرآنی	۱۷
۶ -	شیاطین کی اقسام	۱۷
۷-	شیطان (قرآن حکیم کی روشنی میں)	۲۰
۸-	وسوسے کا بیان	۲۵
۹ -	وسوسہ کیا ہے؟ اور کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟	۲۹
۱۰-	ارشادات اولیاء	۳۱
۱۱-	شیطان وساوس کب اور کیسے ڈالتا ہے؟	۳۲
۱۲-	شیطان کی چال	۳۵
۱۳-	شیطان دل کو لقمہ بنالیتا ہے	۳۶
۱۴-	نظر بد شیطان کا زہر آلود تیروں میں سے ہے	۳۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۵-	وسواس کا دروازہ	۳۸
۱۶-	وسواس والے شیطان کی شکل	۳۸
۱۷-	حضور ﷺ کی مہر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی؟	۳۸
۱۸-	وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں	۳۹
۱۹-	وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے	۳۹
۲۰-	وسوسہ ایمان کی دلیل ہے	۴۰
۲۱-	جھگڑے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے	۴۱
۲۲-	شیطان کی کوشش	۴۱
۲۳-	خناس کے ذریعہ ان کہی بات کا اظہار	۴۳
۲۴-	حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت	۴۳
۲۵-	حجاج بن یوسف کی حکایت	۴۴
۲۶-	ایمانیات میں شیطان کا وسوسہ ڈالنا	۴۵
۲۷-	وضو میں شیطان کا وسوسہ ڈالنا	۵۰
۲۸-	شیطان کا ناک کے بانسہ میں رات کو رہنا	۵۲
۲۹-	غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس کی بیماری ہوتی ہے	۵۳
۳۰-	وسواس نہ ہونے کی ایک صورت	۵۴

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ
۳۱ -	استنجاء کے مواقع میں شیاطین کا حاضر رہنا	۵۴
۳۲ -	شیطان کا اذان کی آواز سن کر بھاگنا پھر واپس ہو کر نماز میں خلل ڈالنا	۵۶
۳۳ -	رکعات نماز کی گنتی میں شیطان کی تلبیس اور اُس کا علاج	۵۸
۳۴ -	شیطان کا نمازی کی قراءت میں اشتباہ ڈالنا	۶۱
۳۵ -	شیطان نمازی کی پیشانی پکڑ کر امام سے پہلے رکوع وسجدہ کراتا ہے	۶۳
۳۶ -	سترہ کے قریب ہو کر نماز پڑھنے کا حکم	۶۵
۳۷ -	عورت فتنہ شیطانی کی مددگار	۶۶
۳۸ -	جمائی اور شیطان	۶۶
۳۹ -	شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے	۶۷
۴۰ -	جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے	۶۸
۴۱ -	تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے	۶۸
۴۲ -	چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے	۶۹
۴۳ -	شیطانی وسواس سے بچنے کا حکم	۶۹
۴۴ -	شیطان سے بچنے کی تاکید	۷۱

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۴۵-	تعوذ کے برکات، فضائل اور اثرات	۷۲
۴۶-	تعویذ کی شرعی حیثیت	۷۷
۴۷-	علاج وساوس	۷۹
۴۸-	نفسانی اور شیطانی وسوسوں کو دور کرنے کا نسخہ	۸۰
۴۹-	ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں	۸۱
۵۰-	ابلیس کے لشکر سے محفوظ رہنے کی دُعا	۸۳
۵۱-	شیاطین سے حفاظت کے لئے صبح وشام پڑھنے کی دُعائیں	۸۳
۵۲-	شیطان صفت جنات سے بچنے کی دُعا	۹۲
۵۳-	وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ	۹۴
۵۴-	توبہ واستغفار کے ذریعہ اثرات شیطانی سے حفاظت	۹۵
۵۵-	تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ	۹۶
۵۶-	سورۂ بقرہ کے فوائد اور خواص	۹۷
۵۷-	سورۂ بقرہ والے گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا	۹۷
۵۸-	آیۃ الکرسی کے فوائد اور خواص	۱۰۱
۵۹-	امراض جسمانی، وساوس روحانی اور اثرات شیطانی کا علاج	۱۰۳
۶۰-	شیطان کا ایک اور علاج	۱۰۴

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۶۱ -	شیطانی مکر کا علاج	۱۰۵
۶۲ -	دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں	۱۰۵
۶۳ -	آیۃ الکرسی کی شان	۱۰۶
۶۴ -	شیطان گھر میں نہیں آ سکتا	۱۰۶
۶۵ -	نظر بد کا علاج	۱۰۷
۶۶ -	سرکش شیاطین پر سخت آیات	۱۰۷
۶۷ -	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ضمانت	۱۰۸
۶۸ -	**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ** کی تاثیر	۱۰۸
۶۹ -	شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ	۱۰۹
۷۰ -	**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ** کی شان	۱۱۱
۷۱ -	قرآن مجید اور ذکر اللہ کے ذریعہ شیطان سے حفاظت	۱۱۴
۷۲ -	شیطان کا رونا	۱۱۴
۷۳ -	شیطان کے لئے چھری	۱۱۴
۷۴ -	شیطان کو دل سے ہٹانے کا عمل	۱۱۵
۷۵ -	جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل	۱۱۶
۷۶ -	قرآن پاک کا اثر	۱۱۸

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۷۷۔	وساوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا	۱۱۸
۷۸-	شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ	۱۱۹
۷۹-	شیطانی وسوسوں سے محفوظ بندے	۱۱۹
۸۰-	سفید مرغ کی برکات	۱۲۱
۸۱-	جنّ، بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کا مجرب عمل	۱۲۳
۸۲-	غیر شرعی طریقہ علاج	۱۳۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الأنبیآء والمرسلین
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین .... أما بعدُ

جنات وشیاطین

شیطان کے معنیٰ :

شــطــن کے معنی ہیں دور ہونا اور چونکہ ابلیس بھی مقرب بارگاہِ الٰہی ہوکر وہاں سے دُور ہوا اس لئے اس کو شیطان کہا جاتا ہے۔ شیطان چونکہ نیکی سے، بھلائی سے، خیر سے، جنت سے، اللہ تعالٰی کی رحمت سے دور ہے اس لئے شیطان کو شیطان کہا جاتا ہے۔ **شــطــن** کے دوسرے معنیٰ وہ رسی ہے جو لمبی ہو اور کانپنے والی ہو۔ شیطان بھی چونکہ بُرائی میں دراز اور بدی کرنے کے لئے بیقرار رہتا ہے اس لئے اُسے شیطان کہا جاتا ہے۔

شیط کے معنی ہیں ہلاک ہونا یا باطل ہونا۔ ابلیس چونکہ سرکشی

کی وجہ سے ہلاک ہوا اور اس کا سارا پچھلا کیا دھرا باطل ہو گیا اس لئے اس کو شیطان کہتے ہیں۔ جو چیز بھی سرکش ہوا اور رہم کو ذکر الٰہی سے روکے وہ شیطان ہے۔ خواہ وہ جن ہو یا انسان ہو' کوئی چوپایا موذی جانور ہو۔ خواہ ہمارا نفس ہو یا جسمانی اور نفسانی عوارض یا کوئی دنیوی کام۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے ﴿ **شَيٰطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ** ﴾۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے ﴿ **مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ** ﴾۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خچر حاضر کیا گیا۔ جب آپ اُس پر سوار ہوئے تو وہ اُچھلنے کودنے لگا۔ اس کو بہت مارا مگر وہ اسی طرح کودتا اُچھلتا رہا۔ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر سے یہ کہہ کر اُتر آئے کہ یہ شیطان ہے۔

شیطان کون ہیں؟

علامہ ابن عقیل فرماتے ہیں' شیاطین جنات کی وہ قسم ہے جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور یہ ابلیس (ملعون) کی اولاد میں سے ہیں'۔

جن کا بیان :

جن آگ سے پیدا کئے گیے ہیں ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیے بن جائیں ۔ شریر و بدکار جن کو شیطان کہتے ہیں ۔ ابلیس کا نام عزازیل تھا گمراہ ہونے کے بعد ابلیس لقب ہوا یعنی دھوکہ باز' وہ فرشتہ نہ تھا بلکہ جن تھا' آگ سے پیدا کیا گیا تھا مگر بہت بڑا عابد زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اس کا شمار ہوتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے سجدہ کا حکم دیا اس نے انکار کر دیا اور غرور میں حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے بشر کہہ دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے توہین کی نیت سے نبی کو بشر کہنے والے کو ہمیشہ کے لئے مردود و ذلیل قرار دے کر پھینک دیا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ابلیس علم و معرفت میں یہ مقام رکھتا تھا کہ اس کو طاؤس الملائکہ کہا جاتا تھا پھر اس سے یہ حرکت کیسے صادر ہوئی ؟ ابلیس کا کفر محض عملی نافرمانی کا نتیجہ نہیں' کیونکہ کسی فرض کو عملاً ترک کر دینا اصول شریعت میں فسق و گناہ ہے کفر نہیں ۔ ابلیس کے کفر کا اصل سبب حکم ربانی سے معارضہ اور مقابلہ کرنا ہے کہ آپ نے جس کو سجدہ کرنے کا مجھے حکم دیا ہے وہ اس قابل نہیں کہ میں اس کو سجدہ کروں

یہ معارضہ بلا شبہ کفر ہے ۔ ابلیس مشرک نہیں بلکہ موحد تھا اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا تھا اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک اور برداشت نہیں کرتا تھا ابلیس و شیطانی توحید کی شدّت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم و توقیر برداشت نہیں کیا ۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنے سے انکار کر دیا ۔ نبی کی توہین کرنے اور بشر و مٹی کہنے کے جرم میں مردود قرار دے کر زمین پر پھینک دیا گیا ۔ شیطان لعنتی اور مردود بن کر زمین پر رہنا پسند کیا لیکن توبہ کرتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کا اقرار نہیں کیا ۔ یہی ابلیسی توحید ہے نبی کی تعظیم کو شرک و بدعت تصور کیا اور یہی وسوسے انسانی ذہنوں میں ڈال رہا ہے ۔

جن کی عمر طویل ہوتی ہے جن کے وجود کا انکار کرنا ' یا یہ کہنا کہ جن اور شیطان بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے کیونکہ جن کا موجود ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے ۔ گذشتہ صدی میں سر سیّد احمد خان نے محض اپنی ذاتی عقل کے بَل بوتے پر ان کے وجود کا انکار کیا ہے اور اس کے چند پیروکار مغربی تہذیب کا دلدادہ گروہ اس کی تائید کر رہا ہے اور انکار کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر جنات کا کوئی وجود ہوتا وہ

نظر ضرور آتے ۔ یہ بات خلاف قرآن و حدیث ہے قرآن پاک میں جنات اور شیاطین کا ذکر آیا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کی قطعی اور پختہ دلیل ہے اہل اسلام کے سامنے قرآن پاک کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ۔

احادیث سے ثابت ہے کہ جنوں میں کسی کے پَر بھی ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں اور بعض سانپوں اور کتّوں کی شکل میں گشت لگاتے پھرتے ہیں اور بعض انسانوں کی طرح رہتے سہتے ہیں لیکن اکثر ان کی رہائش گاہ بیابان یا ویران مکان اور جنگل اور پہاڑ ہیں ۔

جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ﴾ (الکھف/ ۵۰) ابلیس قوم جنّ سے تھا سو اُس نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی ۔ فَفَسَقَ کی فاء اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اس کے فسق اور حکم عدولی کی وجہ ہی یہ تھی کہ اس کا عنصر ناری تھا ۔ اُس کی فطرت میں تمرد اور سرکشی تھی ۔ ابلیس چونکہ فرشتوں میں رہتا تھا اس لئے وہ بھی اس حکم میں داخل تھا ۔ خیال رہے کہ ابلیس جنات کا مورث اعلیٰ ہے

جیسے انسان کے آدم علیہ السلام ہیں ۔ ابلیس اپنے بارے میں خود کہتا ہے ﴿ **خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّار** ﴾ مجھے آگ سے پیدا کیا گیا۔ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے ﴿ **وَالْجَآنَّ خَلَقْتٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ** ﴾ (الحجر/ ۲۷) نیز فرمایا گیا ﴿ **و خلقته من مارج من نار** ﴾ ۔

شیطان اپنی عبادت کی وجہ سے چونکہ فرشتوں میں رہتا تھا اس لئے جب تمام فرشتوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اس وقت شیطان (جن) بھی سجدے کے حکم میں شامل ہو گیا۔ جیسے بادشاہ اپنے سپاہیوں کو کچھ حکم کرے تو ان کے ساتھ رہنے والے سائیس دربان اور فراش بھی اس حکم میں داخل ہو جاتے ہیں دوسرے الفاظ میں اگر کسی معزز کو دعوت دی جائے تو اس کے ساتھ اس کے ملازمین اور خدمت گزار بھی دعوت میں شریک رہتے ہیں ۔ شیطان (ابلیس) کی حیثیت بھی فرشتوں کے مقابلے میں خادم اور فراش سے زیادہ نہیں تھی ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کا حکم سنتے ہی سارے فرشتے بلا تامل آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر گئے ۔سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام سجدے میں

جھکے، پھر میکائیل علیہ السلام، پھر اسرافیل علیہ السلام، پھر عزرائیل علیہ السلام اور پھر سارے فرشتے ۔ اس لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو سب سے بڑا درجہ عطا فرمایا گیا یعنی خدمت انبیاء (تفسیر خزائن العرفان)

شیطان کے بارے میں حکم قرآنی:

﴿اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا﴾ (فاطر/٦) یعنی بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے ۔تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔

شیطان کے مکر وفریب سے باخبر رہنا چاہیے کیونکہ یہ اصلی دشمن ہے ۔ اس کے آنے کے بڑے باریک راستے ہیں ۔ انسان کے گوشت، پٹھوں اور اس کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون چلتا ہے ۔

شیاطین کی اقسام :

یوں تو شیاطین اور ان کی ذریت بے شمار ہیں، لیکن ہم یہاں خاص طور پر شیاطین کی سات اقسام کا تذکرہ کر رہے ہیں ۔محبوب سبحانی حضور غوث آعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ملعون دشمنِ خدا شیطان پر لعنت ہو' اس کے سات بچے پیدا ہوئے۔ اُن میں سے ہر ایک بچہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ کرنے پر مامور ہوا۔

ایک کا نام مدحش ہے جو علماء کو ہویٰ وحرص کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا۔

دوسرے کا نام حریث ہے جو نمازیوں کو نماز بھلانے' کھیل میں لگانے' بہکانے' جمائی لینے اور اونگھنے میں مبتلا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سو جاتے ہیں پھر جب سونے والے سے کہا جاتا ہے کہ تو سو گیا تو وہ کہتا ہے میں سویا نہیں۔ پھر بے وضو ہی نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ ان میں کوئی ایسا ہے جس میں اس کی نماز کے ثواب کا نصف یا چوتھائی یا دسواں حصہ ہی ملتا ہے بلکہ اس کی نماز کے گناہ' ثواب سے بڑھ جاتے ہیں (مشاہدہ ہے کہ یہ بیماری اہلحدیث غیر مقلدین میں پائی جاتی ہے وہ لوگ جمعہ کی اذان سے قبل مسجد میں سوتے رہتے ہیں اور پھر اچانک اذان پر بیدار ہو کر بے وضو ہی نماز میں شریک ہو جاتے ہیں)۔

تیسرے شیطان کا نام ذوالبنون ہے۔ اس کے سُپرد بازاروں کا انتظام ہے۔ یہ رات دن بازاروں میں رہتا ہے لوگوں کو کم تولنے کی ترغیب دیتا ہے۔خرید وفروخت میں جھوٹ بولنے' سامان کوسجانے اوراس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے۔

چوتھے شیطان کا نام بتر ہے۔ جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریبان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔ اپنا منہ نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ انہیں سکھاتا ہے کہ واویلا کریں۔ اپنے آپ کوکوسیں اور ثواب سے محروم کردیں۔

پانچویں شیطان کا نام منشوظ ہے۔ یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے' چغلی کرنے' طعن تشنیع کرنے اوراسی طرح دوسرے گناہوں کی ترغیب وتلقین کرتا ہے۔

چھٹے شیطان کا نام واسم ہے جو مرد کے ذَکراورسرین میں پھونکتا ہے تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام اعور ہے جو چوری کرنا سکھاتا ہے۔ چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فاقہ دور ہوگا اوراپنا قرض ادا کرسکو گے' کپڑے پہن سکو گے' چوری کرنے کے بعد توبہ کرلینا (غنیّۃ)

شیطان (قرآن حکیم کی روشنی میں)

(☆) شیطان کا سیدنا آدم علیہ السلام کی عزت واحترام کے لئے سجدہ کرنے سے انکار (البقرہ/۳۴)

(☆) ابلیس تکبر کی وجہ سے کفار کے ٹولے میں داخل ہوگیا (البقرہ)

(☆) وہ تمہیں بُرائی، فسق وفجور اور اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے کا حکم دیتا ہے (البقرہ/۱۶۹)

(☆) شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (البقرہ/۱۶۸، البقرہ/۲۰۸ ، یوسف/۵ ، بنی اسرائیل/۵۲)

(☆) شیطان فقر وافلاس کا خوف دلاتا ہے، بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور بُرائی کا حکم دیتا ہے (البقرہ/۲۶۸ ، النور/۲۱)

(☆) شیطان تم کو کفار سے ڈراتا ہے تم صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرو (ال عمران/۱۷۵)

(☆) شیطان بدترین ساتھی ہے (النسآء/۳۸)

(☆) شیطان تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہے (النسآء/۶۰)

(☆) جو مومن ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو

(اور مت ڈرو) کیونکہ شیطان کا داؤ بہت کمزور ہوتا ہے (النسآء/۷۶)

(☆) شیطان جھوٹے وعدے کرتا ہے اور اُمیدوں کے ہوائی قلعے تعمیر کرتا ہے (النسآء/۱۲۰، بنی اسرائیل/۶۴)

(☆) شیطان جوے اور شراب سے باہمی عداوت پیدا کرتا ہے اور ذکرالٰہی سے روکتا ہے (المائدہ/۹۱)

(☆) شیطان اپنے دوستوں کو تم سے جھگڑنے پر اُکساتے ہیں۔ (الانعام/۱۲۱)

(☆) سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے، نبی کی توہین کے ناقابل معافی جرم کی وجہ سے شیطان کا ذلیل کر کے نکالا اور پھٹکارا جانا، اس کا مہلت طلب کرنا اور بندوں کو سیدھے راستے سے گمراہ کرنے کا چیلنج ۔۔ شیطان سیدھے راستے پر بیٹھ کر آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں سے بہکانے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر شیطان کا زور نہیں چلے گا (الاعراف/۱۱ ۔ ۱۷، الحجر/۳۱۔۳۹، بنی اسرائیل/ ۶۱۔۶۵، صٓ/۷۴۔۸۵)

(☆) حقیقتِ انسان کے بارے میں شیطان کی غلط فہمی کہ وہ انسان سے بہتر ہے کیونکہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا اور اُس کو آگ سے

پیدا کیا گیا۔ (الاعراف/۱۲)

(☆) شیطان فریب کاری کرتا ہے اور وسوسے ڈالتا رہتا ہے (الاعراف/۲۰)

(☆) شیطان اور اس کا گروہ تمہیں دیکھتا ہے اور تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ شیطان اُن کا دوست ہے جو ایمان نہیں لاتے (الاعراف/ ۲۷)

(☆) شیطان کی وسوسہ اندازی سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو (الاعراف/۲۰۰)

(☆) متقیوں کو جب شیطانی خیال چُھوتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے لگتے ہیں جس سے اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں (الاعراف/۲۰۱)

(☆) شیطان اپنے دوستوں کو مزید گمراہی میں ڈھکیل دیتا ہے (الاعراف/۲۰۲)

(☆) شیطان کفار سے کہتا ہے کہ تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا ۔۔ پھر اُس کا اُن سے الگ ہونا (الانفال/ ۴۸)

(☆) سیدنا یوسف علیہ السلام کے قتل یا دُور پھینک دینے کے لئے شیطان اُنکے بھائیوں کو فریب دے رہا تھا (یوسف/ ۹)

(☆) شیطان کا اپنے پیروکاروں پر الزام کہ تم نرے بدھو ہو' مَیں نے تمہیں گمراہی کی طرف بلایا اور تم دوڑتے چلے آئے (ابراہیم/۲۲)

(☆) شیطان گمراہوں کے اعمال کو آراستہ کرتا ہے (النحل/٦٣)

(☆) قیامت کے دن گمراہوں کا شیطان ہی دوست ہوگا جو اپنی پیروی کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے نہیں چھڑا سکے گا (النحل/٦٣)

(☆) تلاوت قرآن کریم سے پہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگو (النحل/ ٩٨)

(☆) شیطان کا غلبہ فقط اپنے یاروں پر ہے (النحل/١٠٠)

(☆) فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے (بنی اسرائیل/ ٢٧)

(☆) شیطان باہمی تفرقہ ڈالتا ہے (بنی اسرائیل/٥٣)

(☆) شیطان جنات سے تھا (الکہف/٥٠)

(☆) اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو کفار پر مسلط کر دیا ہے وہ انھیں ہر وقت (اسلام کے خلاف) اکساتے رہتے ہیں (مریم/٨٤)

(☆) شیطان اپنے ماننے والوں کو گمراہ کرتا ہے اور دوزخ کی طرف لے جاتا ہے (الحج/٣-٤)

(☆) شیطان ہر جھوٹ گھڑنے والے بدکار پر اُترتے ہیں (شیاطین کی آمد ورفت ہر جھوٹے اور بدکار کے پاس ہوتی ہے (الشعراء/٢٢١)

(☆) شیطان نے عاد وثمود کو بھی راہ راست پر نہ آنے دیا۔ وہ حق کو اچھی طرح پہچان لینے کے بعد بھی اس کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے یعنی واضح اور روشن دلائل کی وجہ سے انھوں نے حق کو خوب پہچان لیا تھا (العنکبوت/ ۳۸)

(☆) شیطان نے قومِ سبا کو گمراہ کرنے کا وعدہ پُورا کر دیا (سبا/ ۲۰)

(☆) شیطان کو لوگوں پر قابو حاصل نہیں ہوتا، وہ محض انھیں بہلاتا ہے اور یہ پھسل جاتے ہیں (سبا/ ۲۱)

(☆) شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھا کرو (فاطر/ ٦)

(☆) وہ اپنے گروہ کو جہنمی بنانے کے درپے رہتا ہے (فاطر/ ٦)

(☆) شیطان کی شہاب ثاقب سے خبر لی جاتی ہے وہ ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سُن سکتے (الصّٰفٰت ٦۔۱۰)

(☆) شیطان تمہارا دشمن ہے تمہیں راہ حق سے روک نہ دے (الزخرف/٦٢)

(☆) اس نے بڑی قوموں کو گمراہ کیا (یٰسٓ/ ٦٢)

(☆) شیطان فریب دیتا ہے اور لمبی زندگی کی آس دلا کر گمراہ کر دیتا ہے (محمد/ ۲۵)

(☆) جو رحمان کے ذکر سے آنکھیں بند کرتا ہے ہم شیطان کو اُس کا

ساتھی مقرر کر دیتے ہیں (الزخرف/ ۳۶)

(☆) شیطان پہلے بڑے مکر وفریب سے انسان کو کفر اور گناہ کے گڑھے میں گراتا ہے پھر اسے بے یارو مددگار چھوڑ دیتا ہے اور اس کا تماشا دیکھتا ہے (الحشر/ ۱۶)

وسوسے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابی بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: 'ہم اپنے دلوں میں بعض ایسی باتیں (یعنی وسوسے) پاتے ہیں کہ جن کا بیان زبان پر لانا بھی ہم بُرا سمجھتے ہیں۔' سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: 'کیا تم واقعی ایسا پاتے ہو؟' (یعنی تمھارا دل اس کو ناپسند کرتا ہے کہ اس بات کو زبان پر لایا جائے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'یہ کھلا ہوا ایمان ہے۔' (مسلم)

وسوسہ گناہ یا کفر سے متعلق اس خیال کو کہتے ہیں جو دل میں گزرے یا شیطان دل و دماغ میں ڈالے۔ اس کے مقابلے پر الہام

اس اچھے اور نیک خیال کو کہتے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل و دماغ میں ڈالا جاتا ہے۔ وسوسے کی مختلف صورتیں اور قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم تو اضطراری ہے اور دوسری اختیاری۔ اضطراری اس کو کہتے ہیں کہ کسی گناہ کا یا ایمان و یقین کے مخالف کسی بات کا خیال اچانک اور بے اختیار دل و دماغ سے گزر جائے۔ اس طرح کے وسوسہ پر کوئی پکڑ نہیں۔ البتہ اگر وہی بُرا خیال دل و دماغ میں ٹھہر جائے اور مستقل خلجان کرتا رہے، طبیعت کی خواہش بھی اس کے کرنے کی ہو اور ایک طرح کی لذت و محبت بھی اس سے محسوس ہو تو یہ اختیاری وسوسہ ہے۔ لیکن امت محمدیہ پر یہ وسوسہ معاف ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں جب تک کہ یہ عملی صورت اختیار نہ کرے۔ بلکہ اگر عمل کا ارادہ بھی ہو جائے اور پھر اپنے آپ کو عمل سے باز رکھے تو اس کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے۔ اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں کے ان وسوسوں کو معاف کر دیا۔ جو اُن کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں جب تک کہ وہ اُن وسوسوں پر عمل نہ کریں اور اُن کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری و مسلم)۔

شیطان انسان کی روحانی ترقی کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

اس کی نفسانیت اور انانیت اور شیطانیت کی ابتداء اس وقت سے ہوئی جب اس نے یہ بھرپور کوشش کی کہ سیدنا آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام پر منع کی ہوئی چیز استعمال کرا دی جائے۔ اس کا بنیادی نصب العین ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان و یقین رکھتے ہیں ورغلانے اور بہکانے میں لگا رہے ۔یہی نہیں کہ وہ فریب کاری کے ذریعے انسان کے نیک عمل اور اچھے کاموں میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ وسوسہ اندازی کے ذریعے انسان کی سوچ، فکر اور خیالات کی دنیا مختلف انداز کے شبہات اور برائی بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔نماز ہی وہ سب سے اہم عبادت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو بہکانے کے لئے شیطان اپنی کوشش سب سے زیادہ کرتا ہے۔ یہ اسی کی تخریب کاری ہوتی ہے کہ عام لوگوں کو نماز کے دوران پوری یکسوئی سے محروم رکھتی ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز میں نیت باندھتے ہی دل و دماغ میں دنیا بھر کے خیالات کا اجتماع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ باتیں جو کبھی یاد نہیں آتیں نماز کے دوران ذہن پر یلغار کر دیتی ہیں یہاں تک کہ انسان یہ بھول جاتا ہے کہ وہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا

ہے ۔کبھی یہ خیال گزرتا ہے کہ شاید **الحمد** نہیں پڑھی کبھی یہ خیال گزرتا ہے کہ نہ معلوم رکوع کیا ہے کہ نہیں ۔ایسے تمام موقعوں کے لیے سرکاردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اُمتیوں کو جو ہدایت فرمائی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انسان اس طرح کے خیالات پر دھیان نہ دے۔ اپنی نماز پوری کرے اور شیطان کو یہ کہے کہ ہاں میں غلطی کر رہا ہوں۔ نماز میری درست نہیں ہو رہی ہے لیکن میں نماز پڑھوں گا اور تیرے کہنے پر عمل نہیں کروں گا ۔ علمائے کرام کی رائے میں یہ طریقہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے بہت مفید ہے ۔ اس لئے کہ اس طرح شیطان نمازی سے مایوس ہو جاتا ہے اور جب یہ جان لیتا ہے کہ یہ میرے قبضے میں آنے والا نہیں ہے تو اس کے پاس سے ہٹ جاتا ہے ۔ وسوسے کی راہ روکنے کا ایک فوری اور موثر طریقہ علمائے کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ مجلس بدل دی جائے ۔یعنی جس جگہ بیٹھے یا لیٹے ہوئے ہیں وہاں سے فوراً ہٹ جایا جائے اور کسی دوسری جگہ جا کر کسی کام میں لگ جائے اس طرح دھیان فوری ہٹ جائے گا اور وسوسہ کی راہ ماری جائے گی ۔ پاک صاف باوضو رہنا اور ذکر الٰہی سے اپنی زبان کو تر رکھنے سے بھی شیطان کے اس ہتھیار کا

مقابلہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح انسان ملکوتی قوتوں کے اثر میں آجاتا اور شیطانی قوتوں سے بچا رہتا ہے۔

وسوسہ کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟

قاضی ابویعلیٰ فرماتے ہی:

وسواس کے متعلق ایک احتمال تو یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک کر لیتا ہے اور ایک امکان یہ ہے کہ وہ چیز ہے جو فکر کے موقع پر حاصل ہوتی ہے اور اس سے اجزائے انسان میں مَس، سلوک اور دخول ہوتا ہے۔بعض متکلمین انسانوں کے اجسام میں شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا موجود رہنا جائزنہیں ہے۔اس کی دلیل یہ ارشاد خداوندی ﴿ **اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاس** ﴾ ہے، یعنی جو لوگوں کے دلوں میں (باہر سے) وسوسہ ڈالتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ **ان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم، وانی خشیت ان یقذف فی قلوبهم شیئًا**۔ (مسند احمد، فتح الباری)

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا پھرتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ

وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

ابن عقیل فرماتے ہیں اگر سوال کیا جائے کہ ابلیس کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور وہ دل تک کیسے پہنچتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک مخفی کلام ہے جس کی طرف نفوس اور طبائع خود مائل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ انسان کے وجدان میں داخل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس کو ردی افکار کی تلقین کرتا ہے۔ (کتاب الفنون)

علامہ ابوعبداللہ القرطبی نے وسوسہ کے دو معنیٰ لکھتے ہیں۔ (۱) **الصوت الخفی**: دھیمی دھیمی آواز (۲) **حدیث النفس**: دل کے خیالات۔

شیطان نے کس طرح آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالا؟ بعض نے تو یہ کہا ہے کہ آدم علیہ السلام جنت کے دروازے پر آئے اور شیطان نے چپکے سے ان کو یہ بات کہہ دی۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ وہ سانپ کے منہ میں داخل ہو کر جنت میں گیا اور آدم علیہ السلام کو بہکایا وغیرہ وغیرہ، لیکن زیادہ صحیح رائے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ شیطان کو یہ قوت دی گئی تھی کہ وہ زمین پر رہتے

ہوئے آدم وحوّا کے قلوب میں وسوسہ ڈال سکے۔ **قال الحسن کان یوسوس من الارض الی السماء والی الجنة بالقوة الفوقیة التی جعلہ اللہ تعالیٰ لہ** (رازی) **وقیل من خارج السلطنة التی جعلت لہ** (قرطبی) صوفیاء کرام کے نزدیک تو دور سے توجہ باطنی کا اثر مسلمات سے ہے لیکن حکماء وفلاسفہ بھی اس کے منکر نہیں۔ قدیم فلاسفہ اشراقیین دور دراز سے محض اپنی قلبی توجہ سے اپنے شاگردوں کی اصلاح وتربیت کیا کرتے تھے۔ مسمریزم میں بھی عامل محض اپنی توجہ سے معمول کو بے ہوش کرتا ہے اور اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام کراتا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

ارشادات اولیاء:

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کے دل میں دو خطرے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایک تو وہ خیال ہے جو منجانب اللہ وارد ہوتا ہے۔ دوسرا شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر انھیں اس طرح برداشت کیا جائے کہ جو رحمانی خیال ہے اس کی تعمیل کی جائے اور جو شیطان کی طرف سے وسوسے ڈالے جا رہے ہیں اس سے باز رہے۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ شیطان خنزیر کی شکل میں آدمی کے دل سے چمٹ جاتا ہے اور خون کی طرح رگوں میں دوڑتا ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے دل پر شیطان چھا جاتا ہے لیکن جب بندہ رب کو یاد کرتا ہے تو شیطان دور ہٹ جاتا ہے۔ جوں ہی بندہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت دکھاتا ہے شیطان جھٹ دوبارہ اس کے دل پر اَبر کی طرح چھا جاتا ہے۔

شیطان وساوس کب اور کیسے ڈالتا ہے:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ انھیں انسان میں شیطان کے رہنے کی جگہ دکھلائے تو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا آپ نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کی طرح ہے جس نے اپنا منہ دل کے دہانے پر رکھا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ دور ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر خداوندی چھوڑ دیتا ہے تو یہ اپنے خیالات اور وسواس ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔

جب دل پر دنیا کا ذکر اور خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو شیطان کو وسوسوں کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے اور جب دل ذکر الٰہی کی طرف رجوع کرتا ہے تو شیطان کو

موقع نہیں ملتا اور اس وقت فرشتہ اپنی مداخلت کرتا ہے۔ شیاطین اور فرشتوں دونوں کے لشکروں میں ہمیشہ یہی کشمکش دل پر رہتی ہے یہاں تک کہ دل اُن میں سے ایک کا تابع ہو جاتا ہے اور پھر اسی کا مستقر اور مکان بن جاتا ہے۔ اکثر دلوں کا حال یہ ہے کہ لشکر شیاطین نے انکو مسخر کرلیا ہے اور اس لشکر کے غالب ہونے کا مبدا خواہش نفسانی کا اتباع ہے۔ اب جب تک شیطان کا زور کم نہیں ہوگا ان کا مسخر ہونا ممکن نہیں اور اس کا زور اس طرح کم ہوتا ہے کہ خواہشات نفسانی اور ہویٰ وہوس سے دل کو خالی کرے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اس دل کو معمور کرلے (احیاء العلوم)

جب تک گناہ کی خواہش پیدا نہیں ہوتی، بندے کے باطن میں شیطان کو مجال نہیں ہوتی اور اگر ذرا بھی آثار خواہش پیدا ہونے لگتے ہیں تو شیطان اُسے اُچک لیتا ہے۔ کام کی آرائش قلب میں ڈالتا ہے اور انسان وسوسہ شیطانی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس لئے وساوس نفسانی اور خطرات شیطانی سے بچنے کی جو ممکنہ تدابیر ہیں سب کرلینی چاہیے۔

جب کوئی شخص کسی کو اس کی افتادِ طبع کے خلاف کسی کام پر اکساتا

ہے تو اس کا پہلا ردعمل بڑا شدید ہوتا ہے وہ بڑی حقارت سے اس خیال کو جھٹک دیتا ہے ہر وسوسہ انداز اصرار نہیں کرتا بلکہ پیچھے کھسک جاتا ہے۔ بظاہر پسپائی اختیار کرتا ہے پھر موقع ملنے پر وہی بات اس کے کانوں میں ڈالتا ہے اگر وہ پھر بھی تیوری چڑھائے تو وہ دبک جاتا ہے یہ تسلسل جاری رہتا ہے آہستہ آہستہ اس کا ردِعمل کمزور ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ دن آجاتا ہے کہ یہ شخص جس بات پر پہلی بار بڑا ناراض ہوگیا تھا وہ خود لپک کر اس کی طرف بڑھتا ہے شیطان کا یہی طریقہ ہے وہ انسان کو گمراہ کرنے کی کوششوں سے تھکتا نہیں بلکہ لگاتار اپنی کوشش جاری رکھتا ہے کبھی حملہ کرتا ہے کبھی دفاعی پسپائی اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑے سے بڑے زیرک انسان کو اگر اسے اپنے رب کی پناہ حاصل نہ ہو تو چاروں شانے چت گرادیتا ہے اس کی ان دونوں چالوں کو وسواس اور خناس کے الفاظ استعمال کر کے بیان کردیا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب شیطان انسان کو ذکر الٰہی سے غافل پاتا ہے تو اس کے حملے شروع ہو جاتے ہیں اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور کسی کونے میں

چھپ جاتا ہے بعینہ اسی طرح جیسے کوئی چور نقب لگا رہا ہو اور کہیں سے روشنی نمودار ہو جائے تو وہ نقب لگانا بند کر دیتا ہے اور ایک بے جان پتھر کا روپ دھار لیتا ہے اور جب روشنی بجھ جاتی ہے تو پھر اپنا شغل شروع کر دیتا ہے۔

اس کی وسوسہ اندازی بڑے ماہرانہ اور عیارانہ انداز سے ہوتی ہے چپکے سے وہ دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے وہاں کی پرسکون فضا میں تہلکہ برپا کر دیتا ہے وسوسہ اندازی کا یہ دھندا جنوں اور انسانوں میں سے شریر نفوس دونوں کرتے ہیں ایسے افراد کو قرآن کی اصطلاح میں شیاطین کہا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ﴾ (الانعام/۱۱۳) بے شک بندے کو جب تک اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ ملے اس کی متاعِ جان وایمان کا محفوظ رہنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ (تفسیر ضیاءالقرآن)

شیطان کی چال:

ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث آعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان تک نور ہی نور ہے۔ اس

میں تخت ہے۔ وہاں سے آواز آتی ہے کہ عبدالقادر! تم نے بہت ریاضت کی ہے، بے حد مجاہدے کئے ہیں، اس کے صلے میں اب تم کو احکام شرعیہ کی پابندی سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ اب نمازوں وغیرہ احکام کی تعمیل کی ضرورت نہیں۔ آپ نے شیطان کے اس دھوکہ سے واقف ہوکر فرمایا: **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** چل مردُود، دور ہو ۔۔ تو شیطان ہے۔ جو چیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ ہوسکی وہ مجھے کس طرح معاف ہوسکتی ہے۔ اس **لاحول** کے ساتھ ہی شیطان کا طلسم ٹوٹ گیا۔ عرش بھی غائب اور نور بھی ندارد۔ پھر اُس مردُود نے جاتے ہوئے کہا عبدالقادر، تم نے اپنی علمی قابلیت سے کام لیا اور بچ گئے ورنہ میں نے اس مقام پر ہزارہا اولیاء اللہ کو گمراہ کردیا ہے۔ آپ نے فرمایا، ملعون کیا پھر دھوکہ دیتا ہے۔ ارے ظالم! میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل سے بچا لیا ہے۔

شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ان الشیطان واضع خطمه علی**

قلب ابن ادم فان ذکر اللہ خنس وان نسی اللہ التقم قلبہ (مکائد الشیطن، تاریخ جنات وشیاطین) شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔

نظر بد شیطان کا زہر آلود تیروں میں سے ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **النظرة سهم من سهام ابليس مسمومة فمن تركها من خوف الله اثابه ايمانا يجد حلاوته فی قلبه** (مستدرک، حاکم) نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی بناء پر نظر بد کرنا چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اُس کو ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس یہ اپنے دل میں پائے گا۔ (جادو اور نظرِ بد سے متعلق تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'حقیقت شرک')

وسواس کا دروازہ:

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے سینہ میں وسواس کا ایک دروازہ ہے جہاں سے (شیطان) وسواس ڈالتا ہے (ابن ابی الدنیا' مکائدالشیطان)

وسواس والے شیطان کی شکل :

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سے منقول ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس کو شیطان کی جگہ دکھلائے تو اس کو ایک حیران کن جسم دکھلایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آرہا تھا اور یہ شیطان مینڈک کی شکل میں دل کے بالمقابل کندھے کے جوڑ والے مقام پر بیٹھا تھا اس کی ناک مچھر کی ناک کی طرح تھی جس کو وہ دل میں ڈال کر وسوسہ ڈال رہا تھا۔

حضور ﷺ کی مہر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی ؟

علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوّت کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لیے تھی کیونکہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم وسواس شیطان سے معصوم تھے، اسی جگہ سے شیطان انسانوں میں وسواس ڈالتا ہے۔ (مکائد الشیطان)

وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں:

جریر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ مجھے بہت وسواس ہوتا تھا۔ میں نے حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! اس کی مثال چوروں جیسی ہے جب وہ کسی ایسے گھر سے گزرتے ہیں جس میں مال ہوتا ہے تو اس کو چرانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اس میں کچھ نہیں ملتا تو اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت فرمائی تو آپ نے فرمایا 'یہ خالص ایمان کی دلیل ہے' (مسند احمد، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ چند اصحاب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق عرض کیا کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ہم ثریا سے گر پڑیں اس سے کہ ہم وسوسہ کے ساتھ گفتگو کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ذلك صريح الايمان ان الشيطان ياتى العبد فيما دون ذلك فاذا عصم منه وقع فيما هنالك** ۔ (مسند بزار، کنز العمال)
یہ خالص ایمان کی دلیل ہے شیطان انسان کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہو جائے تو وہ دل پر حملہ کرتا (اور وسواس ڈالتا ہے)۔

وسوسہ ایمان کی دلیل ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی ایک اپنے دل میں کچھ کھٹکا پاتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: **الحمد لله الذى رد كيده الى الوسوسه** (ابوداؤد، نسائی) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ کی طرف دھکیل دیا۔

جھگڑے کی بنیاد حرکت شیطانی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ شیطان سب سے نچلی زمین میں قید ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین کے اُوپر کی جن دو یا اس سے زیادہ تعداد کے لوگوں کے درمیان جھگڑے ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی بنا پر ہوتے ہیں۔ (تاریخ جنات وشیاطین)

شیطان کی کوشش:

آخری عمر میں شیطان اکثر آدمی کے ایمان کو زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل شامل حال نہ ہو بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

صاحب تفسیر کبیر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سوچتے رہے کہ ساری چیزوں کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کی حالت پر موت آئے اور جب آخری وقت آئے گا تو شیطان مختلف دلائل دے کر ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرے گا۔ اس وقت جواب کیسے دوں گا۔ توحید پر دلائل جمع فرماتے رہے اور سیکڑوں دلیلیں رکھ لیں کہ اللہ

تعالیٰ ہی معبود واحد ہے۔ جب ان کا آخری وقت قریب آیا شیطان اپنے فریبی دلائل کے ساتھ پوری قوت سے آیا اورتوحید سے ہٹانے لگا تو آپ نے کہا تو کیا ہٹائے گا میرے پاس دلیلیں ہیں۔ وہ بات کاٹتا رہا اورآپ دلائل دیتے رہے۔ آخرکار اس نے ایسی بات کہی جس سے اُن کی ساری دلیلیں توختم ہوگئیں اب شیطان امام فخرالدین رازی سے ایمان چھیننے کے درپے تھا وہ ڈر گئے کہ کہیں خاتمہ خراب نہ ہو جائے۔اس کی خبر کشف سے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی، آپ اُس وقت وضوفرمارہے تھے۔لوٹا اُٹھا کر دیوار پر مارا اورفرمائے کہہ دو کہ ہم خدا کو بلا دلیل ہی مانتے ہیں پھر دلیلِ توحید دی ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ اللہ ایک ہے۔ امام فخرالدین رازی کی زبان سے بھی اس وقت یہی جملہ نکلا اس طرح خاتمہ ایمان اورتوحید پر ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھے اچھے لوگوں کو بھی شیطان آخری مرحلہ میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔اس لئے کوشش کریں کہ اللہ والوں سے ملتے رہیں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان کی حالت پرفرمائے (آمین)

خنّاس کے ذریعہ ان کہی بات کا اظہار :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے ذکر نہ فرمایا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا ذکر کیا ہے وہ بہت خوبصورت شریف ہے نیک گھرانے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے کہی ؟ کہا لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم بخدا میں نے یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی یہ کہاں سے مشہور ہوگئی ؟ اس نے کہا میں جانتا ہوں خناس نے یہ بات پھیلائی ہے۔ (الوسوسہ ابن ابی داؤد)

حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت :

حضرت ابوالجوزاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی تھی اور دل میں یہ ارادہ کیا تھا کہ میں جمعہ کے دن اس سے رجوع کرلوں گا لیکن اس کی کسی کو اطلاع نہ کی تو میری بیوی نے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن میری طرف رجوع فرمائیں گے میں نے کہا یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے ذکر نہیں کی۔ پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

بات یاد کی کہ ایک انسان کا وسوسہ دوسرے انسان کے وسوسہ کو اطلاع کر دیتا ہے' پھر بات چل نکلتی ہے (الوسوسہ ابن ابی داؤد)

حجاج بن یوُسف کی حکایت:

حجاج کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی تھی۔ حجاج نے اس سے کہا کیا تو جادوگر ہے ؟ اس نے کہانہیں۔ تو حجاج نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اوران کو شمارکیا اور پُوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی اوراتنی' تو حجاج نے ان کو گرادیا۔ پھرایک اور مٹھی بھری اوران کو شمار نہ کیا' پھر پوچھا یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ اس نے کہا' نہیں معلوم۔ حجاج نے کہا' تو نے پہلی تعداد کو کیسے جانا اور دوسری کو کیسے نہ جانا؟ تو اس نے کہا ان کو تو نے جانا تھا اور اس سے آپ کے وسواس نے جانا تھا' پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو اطلاع دی تھی' اوراس بار آپ بھی نہیں جانتے تھے اس لئے آپ کا وسواس بھی اس کو نہ جان سکا اس لئے آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو نہ بتایا' اس لئے مجھے بھی علم نہ ہوسکا۔ (الوسوسہ ابن ابی داؤد)

ایمانیات میں شیطان کا وسوسہ ڈالنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے دلوں میں ایسی باتیں آتی ہیں کہ ان کو زبان پر لانے کو ہم بُری بات سمجھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واقعی تم نے ایسا محسوس کیا ہے؟ عرض کی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خالص ایمان ہے۔ (مسلم)

شیطان ایمان کا ڈاکو ہے اور چور وہیں ڈاکہ ڈالتا ہے جہاں مال ہو۔ ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لئے شیطان وسوسے لاتا ہے۔ کافروں کے بارے میں شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ کفر اور شرک پر جمے رہیں۔ اور اہل ایمان کے بارے میں اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ایمان سے پھر جائیں، ان کا بہت پیچھا کرتا ہے اور طرح طرح سے ستاتا ہے۔ ایمان اور اعتقادیات کے بارے میں شک ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور طرح طرح کے وسوسے لاتا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ مؤمن بندہ کافر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات (علم وقدرت وغیرہ) کے بارے میں طرح طرح کے سوالات اٹھاتا ہے جب کہ ان سوالات کے جوابات پر ایمان موقوف نہیں پھر جب بندہ سوالات کے جوابات نہیں دے پاتا تو شیطان کہتا ہے کہ تو کافر ہو گیا' لہذا سارے وسوسے اور خیالات وہیں چھوڑ دے اور شیطان سے کہدے کہ بھاک تو خود کافر ہے۔ تجھے میرے اسلام کی کیا فکر پڑی۔ اگر شیطان کے ساتھ ساتھ چلتا رہے اور اس کے شکوک وشبہات اور وسوسوں کا ساتھ دیتا رہے تو وہ کافر ہی بنا کر چھوڑتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس شیطان آئے گا اور وہ یوں کہے گا کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں چیز کو کس نے ؟ سوال اٹھاتے اٹھاتے وہ کہے گا تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ تو جب یہاں پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور وہیں رُک جائے (یہ بخاری ومسلم کی روایت میں ہے) اور سُنن ابوداؤد میں یوں ہے کہ جب لوگوں میں اس طرح کے سوالات اُٹھیں تو تم (ان کے جوابات کے خیال میں نہ لگو بلکہ) یوں کہو: ﴿اَللّٰهُ اَحَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ﴾ اس کے بعد تین بار اپنی بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ۔

حدیث میں فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس آکر یوں سوال اٹھائے گا' یہ ایمانیات میں وسوسے ڈالنے کی ایک مثال ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسوسہ دور کرنے کا یہ علاج بتایا کہ وسوسے آئیں تو وہیں رُک جائے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ۔یعنی ﴿اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ﴾ پڑھ لے اور بائیں طرف تھتکار دے ۔ وساوس شیطانیہ کی ایسی مثال ہے جیسے مکھیوں کا چھتہ ہو ۔ اگر اسے چھڑ دیا جائے تو مکھیاں لپٹ جاتی ہیں ۔ اور پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وسوسہ آئے تو اس کو وہیں چھوڑ دے اور آگے نہ بڑھائے ۔ اور اگر آگے بڑھاتا رہا تو مصیبت میں پڑ جائے گا اور چھٹکارہ مشکل ہوگا ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے نفس میں ایسی باتیں محسوس کرتا ہوں کہ انہیں

زبان پر لانے کے بجائے میں اس بات کو زیادہ محبوب سمجھتا ہوں کہ جل کر کوئلہ ہو جاؤں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **الحمد لله الذی رد امره الی الوسوسة** (مشکوٰۃ المصابیح' ابوداؤد)

شیطان مؤمن بندوں کے دلوں میں ایمانیات اوراعتقادیات کے بارے میں جوشکوک وشبہات ڈالتا ہے اس حدیث میں ان کا ذکر ہے ۔ جب ایمان دل میں پختہ ہوتا ہے تو اس کے خلاف جوبھی وسوسہ آئے وہ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے اور ایمان کے خلاف شیطان جوبھی وسوسہ ڈالے مؤمن کا دل اس سے اسی وقت بیزار ہوتا ہے اور یہ ناگوار گزرتا ہے کہ اس بات کو زبان پہ لائے ۔ اسی کو خدمت عالی میں حاضر ہونے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایمان کے خلاف جو ذہن میں وسوسے آتے ہیں ان کو زبان پر لانے کے بجائے میرے لئے یہ پسندیدہ ہے کہ جل کر کوئلہ ہو جاؤں ۔ یہ جذبہ دلیل ہے اس بات کی کہ شیطان نے جس کے دل میں وسوسہ ڈالا یعنی خالص مؤمن ہے ۔ اسی لئے گذشتہ حدیث میں اس کو صریح الایمان یعنی خالص ایمان فرمایا۔اوراس حدیث میں فرمایا کہ: **الحمدلله الذی رد امره الی الوسوسة** کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریف ہے جس

نے شیطان کی شرارت کو صرف وسوسہ تک رہنے دیا۔ یعنی موٴمن بندہ نے شیطان کی بات قبول نہ کیا اور اُسے بہت برا جانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شیطان ہارا اور وسوسہ ڈالنے کے علاوہ کچھ بھی نہ کر سکا اور موٴمن بندہ شیطان کے مقابلہ میں جیت گیا اپنے ایمان پر جما رہا۔ **فالحمدلله رب العالمین۔**

وسوسوں سے گھبرائے نہیں، جب حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بھی وسوسے آئے تو ما شما کی کیا ہستی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وسوسوں کا علاج بتا دیا کہ وسوسہ آئے، تو وہیں رُک جائے اور بائیں طرف کو تین بار تھوک دے اور ﴿ **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ** ﴾ پڑھ لے، یہ تھوکنا شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہے۔

ایمانیات میں وسوسہ آنا اور وسوسہ تک ہی محدود رہ جانا اس کے بارے میں سید الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی مل گئی کہ یہ خالص ایمان ہے، پھر فکر کی کوئی بات نہیں۔

وضو میں شیطان کا وسوسے ڈالنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کا ایک شیطان ہے اُسے 'ولھان' کہا جاتا ہے لہٰذا تم پانی کے بارے میں وسوسہ ڈالنے سے بچو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

شیطان بہت چالاک ہے دینداروں کے پاس دین کے راستہ سے آتا ہے اور دینی باتیں سمجھا کر دھوکہ دیتا ہے۔ اس کی فریب کاری سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

لفظ 'ولہان' حیرانی کے معنی پر دلالت کرتا ہے جب نمازی آدمی وضو کرنا شروع کرتا ہے تو شیطان حاضر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں عضو دھلنا رہ گیا اور سر کا مسح نہیں ہوا اور یہاں خشک رہ گیا اور وہاں پانی نہیں پہنچا، شریعت کے مطابق خوب اچھی طرح پانی پہنچاتا رہے اور تین تین بار دھوتا رہے، آگے بڑھے اور شیطان کے وسوسوں کی طرف توجہ نہ دے شیطان حیرانی میں ڈال دے گا۔ اسی لئے اسے ولہان کہا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تعوذ باالله من وسوسه الوضوء** (کتاب الوسوسہ) وضو کے وسوسہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فرماتے ہیں وضو کے شیطان کا نام ولہان ہے یہ لوگوں کے ساتھ وضو میں مذاق کرتا ہے' حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمام شیاطین سے زیادہ طاقتور ہے۔ (ترمذی' مکائدالشیطان)

حضرت ابراہیم تیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وسواس کی ابتدا وضو سے ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

اگر شیطان کا وسوسہ مانو تو آگے بڑھتا ہی رہے گا اور کبھی چھٹکا رہ نہ ہوگا۔ ﴿ **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** ﴾ پڑھ کر شیطان کو دھتکار دیں۔۔ اپنا کام کریں اور آگے بڑھیں۔

جو کوئی شخص طہارت کے بارے میں وسوسوں میں مبتلا ہو وہ شیطان کے وسوسوں پر عمل نہ کرے جب شیطان کہے کہ تم نے تو پاؤں بھی دھو لئے حالانکہ فلاں فرض رہ گیا تو اس سے کہہ دے کہ تجھے کیا مطلب؟ تو دفع ہو جا۔

پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بارے میں **اليقين لا يزول با**

لشك پرعمل کرے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا' پانی اپنی اصل خلقت میں پاک ہے جب تک اس کے ناپاک ہونے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ ناپاکی پر قسم کھا سکے تو پاک ہی سمجھتا رہے۔ یہ بات بھی یاد رہنا چاہئے کہ شیطان وسوسے ڈال کر انسان کو وہمی بنا دیتا ہے جب اس کا نفس وہمی ہوگیا تو اب شیطان فارغ ہے۔ وہ کوئی بھی وسوسہ نہ ڈالے تب بھی اپنے نفس کے وہموں اور وسوسوں میں مبتلا رہتا ہے۔شیطان کو﴿ **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ** ﴾ پڑھ کر دور کرے۔ اور اس کے وسوسوں کے ساتھ نہ چلے اور عقل کو وہم پر غالب رکھے' ورنہ ہمیشہ مصیبت رہے گی۔ مناطقہ کا قول ہے اور سچ ہے۔ **لولا دفع العقل حکم الوھم لبقی الالتباس دائماً** اگر عقل وہم کو دفع نہ کرے تو ہمیشہ اشتباہ رہے گا۔

شیطان کا ناک کے بانسہ میں رات کو رہنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہوکر وضو کرنے لگے تو تین بار ناک کو جھاڑ دے کیونکہ شیطان اس کے ناک کے بانسہ میں رات گذارتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

وضو میں استنشاق، یعنی ناک میں سانس کے ساتھ نرم جگہ تک پانی لے جانا اور جھاڑ نا سنت ہے جو تین بار ہونا چاہئے اور جب رات کو سونے کے بعد بیدار ہو کر وضو کرنے لگے تو ناک جھاڑنے کا خاص خیال رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف خاص توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ شیطان رات کو تمہاری ناک کے بانسہ میں رہتا ہے۔

غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس کی بیماری ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **لا یبولن احدکم فی مستحمہٖ فان عامۃ الوسواسِ منه** ۔ (ابوداؤد، ترمذی) تم غسل خانہ میں پیشاب ہرگز نہ کیا کرو عام طور پر وسواس کا مرض اسی سے پیدا ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ خود بھی فرماے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس پیدا ہوتا ہے (ابن ابی شیبہ)

وسواس نہ ہونے کی ایک صورت :

(حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی) حضرت سعید بن ابی الحسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس بڑھتا ہے اگر پانی کی بہتی ہوئی رو میں پیشاب کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (الوسوسہ ابن ابی داؤد)

استنجاء کے مواقع میں شیاطین کا حاضر رہنا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ قضائے حاجت کی جگہیں ایسی ہیں جن میں شیاطین حاضر رہتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی شخص قضائے حاجت کی جگہ داخل ہونے لگے تو یہ پڑھ لے: **اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الۡخُبۡثِ وَالۡخَبَائِثِ** : اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں خبیث جنات سے مرد ہو یا عورت۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی

شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب وہ قضائے حاجت کی جگہ داخل ہونے لگیں تو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہہ لیں۔ (ترمذی)

پیشاب پاخانے کے وقت پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے اہتمام نہ کیا جائے تو شرم کی جگہوں پر انسانوں کی نظر بھی پڑ جاتی ہے اور شیاطین تو اس فکر میں رہتے ہی ہیں کہ نظر ڈالیں اور کھیلیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی شخص حاجت کے لئے جائے تو پردہ کرے (اگرچہ جنگل میں ہو) پردہ کرنے لئے کوئی چیز نہ پائے تو یہ ہی کرلے کہ ریت کا ایک ڈھیر بنالے اور اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے کیونکہ بنی آدم کے مقاعد یعنی شرم کی جگہوں سے شیاطین کھیلتے ہیں۔ جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ (مشکوۃ المصابیح)

اگر انسانوں میں سے کوئی دیکھنے والا نہیں ہے اور ریت کا ڈھیر بنا کر نہ بیٹھا تو شرعاً اس میں کوئی گناہ نہیں ہے ہاں اگر کسی کو شیطان کا کھلونا بننا ہو تو وہ جانے۔

ایک حدیث میں یوں بھی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص سوراخ

میں پیشاب نہ کرے (مشکوۃ المصابیح) اس ممانعت کی وجہ علماء نے یہ بتائی ہے کہ سوراخوں میں شیطان رہتے ہیں ۔ جب پیشاب اندر پہنچے گا تو وہ اندر سے نکلے گا اور پیشاب کرنے والے کو تکلیف دے گا ۔

جب قضائے حاجت کے بعد بیت الخلاء سے نکلے تو یہ دُعا پڑھے : **الحمدلله الذی اذهب عنی الاذٰی و عافانی** (ابن ماجہ) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور فرما دی اور مجھے آرام دیا ۔

سنن ترمذی اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی قضائے حاجت کی جگہ سے باہر تشریف لاتے تھے تو **غفرانك** کہتے تھے ۔ (اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)

مسئلہ : پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہونا یا قبلہ کی طرف پشت کرنا ممنوع ہے اور زبان سے کچھ پڑھنا بھی ممنوع ہے البتہ دل میں ذکر جاری رکھیں اور آپس میں باتیں کرنا بھی منع ہے ۔

شیطان کا اذان کی آواز سُن کر بھاگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لئے پکارا جاتا ہے (یعنی اذان دی جاتی ہے) تو شیطان پشت پھیر کر زور زور سے ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے یہاں تک کہ اقامت شروع ہوتی ہے تو پھر پشت پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ (اور وسوسے ڈالنے شروع کرتا ہے) یہاں تک کہ نمازی آدمی اور اس کے نفس کے درمیان خلل انداز ہو جاتا ہے (اور) کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر، وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اُس وقت اُس کے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ نمازی آدمی اس حالت میں ہو جاتا ہے کہ اُسے یہ بھی پتہ نہیں رہتا کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان اذان سے اور اقامت سے بھاگتا ہے ان دونوں کے سننے سے اُسے تکلیف ہوتی ہے اذان کی آواز سے تو اتنی سخت تکلیف محسوس کرتا ہے کہ زور زور سے ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مقام روحاء تک چلا جاتا ہے جو (بدر کے راستہ میں) مدینہ منورہ سے ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز بھی تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس سے شیطان کیوں نہیں بھاگتا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا فرمودہ اشیاء میں جس طرح خصوصیات اور تاثیرات پیدا فرمائی ہیں وہ جس چیز میں جو خاصیت رکھدے اس میں وہی خاصیت پیدا ہو جائے گی ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ شانہ نے اذان اور اقامت میں تاثیر پیدا فرمادی کہ انہیں سن کر شیطان دور بھاگے ۔ لیکن نماز میں یہ تاثیر پیدا نہیں فرمائی ۔ **یفعل ما یشاء ویخلق ما یرید ۔**

رکعات نماز کی گنتی میں شیطان کی تلبیس

اور اُس کا علاج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آکر تلبیس کرتا ہے (یعنی پریشان کرتا ہے اور شبہات ڈالتا ہے) یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں سو جب اس بات کو محسوس

کرے تو بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے (مشکوٰۃ المصابیح، بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو اور یاد نہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، تو شک کو پھینک دے اور یقین کو اختیار کر لے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے اگر پانچ رکعتیں ہوگئی ہوں تو یہ سجدے ملکر ایک شفعہ بن جائے گا اور اگر پوری چار رکعتیں ہی ہوئی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہوں گے (مشکوٰۃ المصابیح)

شیطان جو نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے جس سے رکعتوں کی تعداد بھول جاتا ہے حدیث میں اس کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ شک کی صورت میں نمازی کیا عمل کرے اور نماز کیسے پوری کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال یوں فرمایا کہ اگر کسی کو تین یا چار رکعت میں شک ہو (اور غالب گمان کسی کی طرف نہ ہو) تو شک کو چھوڑے اور یقین پر عمل کر لے مطلب یہ ہے کہ جب تین اور چار میں شک ہوا ہو تو یقین پر عمل کرے یعنی یہ سمجھے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھے اور اس کے بعد

آخری قعدہ میں سہو کے دو سجدے کرلے۔

یقین پر عمل تو کرلیا اور شک کو چھوڑ دیا لیکن یہ احتمال رہا کہ ممکن ہے کہ حقیقت میں چار رکعتیں ہوئی ہوں۔ اور ایک رکعت جو زائد پڑھی ہے وہ پانچویں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ کل چار ہی رکعتیں ہوئی ہوں اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر چار رکعتیں ہوئی ہوں گی تو یہ سہو کے دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہوں گے (شیطان آیا تھا غفلت ڈالنے کے لئے لیکن اس کی حرکت کی وجہ سے مومن بندے کو مزید دو سجدوں کی توفیق ہوگئی شیطان کو یہ گوارانہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی زیادہ عبادت کریں) اور پانچ رکعتیں ہوگئی ہوں گی تو چار رکعتیں پوری ہوکر جو ایک رکعت زیادہ ہو گئی اس کے ساتھ سہو کے دو سجدے مل کر ایک شفعہ مان لیا جائے گا یعنی یہ دو سجدے چھٹی رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ اور مزید دو رکعتوں کا ثواب مل جائے گا۔ ان میں بھی شیطان کی تذلیل ہے کہ آیا تھا نمازی کو پریشان کرنے اور بھلانے کے لئے' لیکن نمازی کا اور زیادہ بھلا ہوگیا کہ مزید دو رکعتوں کا ثواب مل گیا

(شریعت کی اصطلاح میں ہر دو رکعت نماز کو شفعہ کہا جاتا ہے)

شیطان کا نمازی کی قراءت میں اشتباہ ڈالنا:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلا شبہ شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہو گیا وہ مجھ پر تلبیس کرتا ہے (یعنی شبہ میں ڈالتا ہے) اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ذلك شيطان يقال له 'خنزب' فاذا احسسته' فتعوذ بالله منه و اتفل على يسارك ثلاثا** ۔ یہ شیطان ہے جس کا لقب خنزب ہے پس جب تم ایسی صورت حال محسوس کرو (جس کا تم نے ذکر کیا ہے) تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف کو تین بار تھوک دو ۔ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دور فرما دیا ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ ﴿ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** ﴾ پڑھ لے اس کے پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہو گی ۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بائیں طرف تین بار تھوک دے

اس تھوکنے میں حروف ادا نہ ہوں۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار تھوکنے کو فرمایا ہو۔

اس سے پہلے حدیث میں یہ بتایا تھا کہ شیطان اذان اور اقامت سے بھاگتا ہے پھر جب نماز کھڑی ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس وقت ذہن میں آنے والی بھی نہیں ہوتیں' یہاں تک کہ نمازی آدمی پریشانی میں پڑ جاتا ہے اور اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بتایا کہ وہ قراءت میں وسوسے ڈالتا ہے اور الجھاتا ہے کہ تکبیر تحریمہ رہ گئی یا سورۃ فاتحہ چھوٹ گئی یا اُس کے بعد کی سورت رہ گئی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں بہت وہم ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نماز پڑھتے چلے جاؤ اور اس وقت تک یہ کیفیت نہیں جائے گی جب تک تم ایسا نہ کرو کہ نماز سے فارغ ہو کر یوں کہہ دو کہ ہاں میری نماز نہیں ہوئی (موطا مالک)

جو لوگ وساوس میں مبتلا ہوں مذکورہ بالا نصیحتوں پر عمل کریں

ورنہ شیطان جان نہیں چھوڑے گا۔ اگر اس بات کا یقین ہو کہ واقعی کوئی چیز رہ گئی ہے تو فقہاء نے اس بارے میں لکھا ہے علماء سے معلوم کر کے اس پر عمل کریں اور وہم وسوسے کو دخل نہ دیں۔

شیطان نمازی کی پیشانی پکڑ کر امام سے پہلے رکوع سجدہ کراتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی امام سے پہلے رکوع اور سجدے میں جاتا ہے اور امام سے پہلے سَر اُٹھاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (الترغیب والترہیب' طبرانی ومالک)

شیطان کی یہ کوشش رہتی ہے کہ لوگ نماز نہ پڑھیں۔ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو طرح طرح سے ان کی نماز خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی کوشش میں سے یہ ہے کہ جلدی جلدی رکوع سجدہ کرنے اور امام سے پہلے رکوع سجدہ میں جانے اور رکوع سجدہ سے سَر اُٹھانے پر آمادہ کرتا ہے۔ جن لوگوں کو صحیح طریقہ پر نماز پڑھنے کا دھیان نہیں' شیطان ان کی پیشانی پکڑ کر جلدی جلدی رکوع سجدہ کراتا

ہے اور امام سے پہلے اُٹھاتا بٹھاتا ہے۔

ایک حدیث میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ جوشخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سَر کو گدھے کا سر بنادے (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

گدھا چونکہ بیوقوفی میں مشہور ہے اس لئے امام سے پہلے سر اٹھانے والے کے بارے میں ایسا فرمایا، کیونکہ جب امام کے پیچھے نیت باندھ لی تو اب اس سے پہلے رکوع سجدہ میں جانا سَر اُٹھانا بیوقوفی کی بات ہے۔ جب اس جلد بازی کا کچھ فائدہ نہیں تو اس کی کیا ضرورت ہے۔ بعض لوگ تنہا نماز پڑھنے میں بھی جلد بازی کرتے ہیں اور اس طرح کھٹا کھٹ رکوع سجدہ کرتے ہیں جیسے کوئی بھگدڑ مچ رہی ہو۔ ان کی نماز کیا ہے بس تو چل میں آیا کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ایسے جلد بازی کے سجدے کو مرغے کی ٹھونگ مارنے سے تعبیر فرمایا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز کو لوگوں نے بے کار کام سمجھ رکھا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کا ثواب ہم ہی کو ملے گا اور غلط طریقے پر پڑھیں گے اس کا وبال ہم ہی پر پڑے گا۔

سترہ کے قریب ہو کر نماز پڑھنے کا حکم:

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس سے قریب ہو جائے تا کہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کرے (مشکوٰۃ المصابیح)

جب کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تو ایسی جگہ نماز پڑھے کہ اس کے سامنے دیوار، آڑ، ستون، درخت وغیرہ ہو، اس کو 'سترہ' کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھو، کیونکہ دور کھڑے ہونے سے شیطان یہ کوشش کرے گا کہ نمازی کی نماز کو توڑ دے جب نمازی سترہ کے قریب ہوگا تو شیطان اس سے دور رہے گا اور وسوسے نہیں ڈال سکے گا۔ دور کھڑے ہونے کی صورت میں وسوسے بھی ڈالے گا اور بچوں کو، جانوروں کو، جاہلوں کو، سمجھا بجھا کر لائے گا۔ نمازی کا ذہن اس سے منتشر ہوگا۔ بعض مرتبہ کسی بچے کے سامنے آنے اُٹھانے بٹھانے رونے اور کھیلنے کی وجہ سے نماز توڑنے کی بھی نوبت آجاتی ہے۔

نمازی سترہ کے بھی قریب ہوا اور شیطان کے وسوسوں سے بھی

دوررہنے کی کوشش کرے۔

عورت فتنہ شیطانی کی مددگار:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **امرأةَ عورة فاذا اخرجت استشر فها الشیطان ۔** (ترمذی) عورت چُھپانے کی چیز ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے۔

جمائی اور شیطان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ان الله یحب العطاس و یکره التثاؤب ٗ فاذا عطس احدکم فحمدالله کان حقا علیٰ کل مسلم سمعه ان یقول له : یرحمك الله ۔ واما التثاؤب فانما هو من الشیطان ٗ فاذا تثاء ب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا قال : ها ٗ ضحك منه الشیطان ۔** (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں ۔تم میں سے جو کوئی چھینک مارے اور اس پر 'الحمد للہ' کہے تو ہر مسلمان

پر حق ہے جو اُس کو سنے یوں کہے ' **یرحمك الله** ' اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کوئی لے تو حتیٰ المقدور اُس کو روکے کیونکہ تم میں کوئی (جمائی کے وقت منہ کھول کر) کہتا ہے '' ھا '' تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے ۔

شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **العطاس من الله والتثاؤب من الشيطان فاذا تثاء ب احدكم فليصنع يده' علىٰ فيه واذا قال : اٰه' اه' فان الشيطان يضحك من جوفهٖ' وان الله عزوجل يحب العطاس يكره التثاؤب** چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ۔ جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے آہ آہ ۔ تو شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں (ترمذی)

جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسم نے ارشاد فرمایا: **اذا تثاء ب احدكم فليضع يده على فيه فان الشيطان يدخل مع التثاؤب** جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان جمائی کے ساتھ اندر گھس جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **العطسة الشديدة والتثاؤب الشديد من الشيطان** (ابن سنی) زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے:

حضرت عبادہ بن صامت، حضرت شداد بن اوس، اور حضرت

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اذا تجشیٰ احدکم او عطس فلا یرفعن بھما الصوت فان الشیطان یحب ان یرفع بھما الصوت** (شعب الایمان بیہقی) جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا چھینک لے تو ان میں آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ شیطان ان دونوں آواز کو بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

شیطانی وسواس سے بچنے کا حکم

﴿وَاَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴾ (الاعراف / ۲۰۱،۲۰۲)

اور اگر پہونچے آپ کو شیطان کی طرف سے ذرا سا وسوسہ تو فوراً اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگئے، بے شک وہ سب کچھ سُننے والا ہے۔ بے شک وہ لوگ جو تقویٰ اختیار کئے ہیں جب اُن کو کوئی خیال شیطان کی طرف سے چُھوتا ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے لگتے ہیں تو فوراً اُن کی

آنکھیں کھل جاتی ہے۔

شیطان، انسان کا ازلی دشمن ہے۔ اس لئے وہ انسانی نفس کے ذریعے انسان کو مختلف قِسم کے وسواس میں مبتلا کرتا، عبادتِ الٰہی اور صراطِ مستقیم سے غافل کرتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر شیطان کی اس فریب کاری اور وسوسہ اندازی سے پناہ مانگے، وہی ذات پاک اس کے ڈگمگاتے ہوئے پاؤں کو پھر ثبات اور ٹھہراؤ بخشے گی۔۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے بچائے گا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے گا۔

نیک نہاد اور پرہزگاروں کو اگر کوئی شیطانی وسوسہ راہِ حق سے بھٹکانے لگتا ہے اور اپنے دامِ فریب میں گرفتار کرنے لگتا ہے تو فوراً ان کا ضمیر بیدار ہو جاتا ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور توبہ و استغفار شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شکوک و شبہات کی گرد چھٹ جاتی ہے، غفلت کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے اور شیطان کا دام ہمرنگ زمین صاف دِکھائی دیتا ہے اور وہ خطرے کے اس مقام سے بخیریت گذر جاتے ہیں۔

شیطان سے بچنے کی تاکید :

اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اس کی ذریت سے بچنے کا اہتمام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿**اِنَّهٗ یَرٰکُمۡ ھُوَ وَ قَبِیۡلُهٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ**﴾ (الاعراف) کہ شیطان اور اس کی قوم تمہیں ایسی جگہ سے دیکھیے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔ جو دشمن سامنے ہو اُس سے نمٹنا آسان ہوتا ہے اور جو دشمن نظر نہ آتا ہو اس سے بچنے کے لیے بڑی بڑی تدبیریں کرنی پڑتی ہیں اس لئے تنبیہ فرمادی کہ وہ تمہیں نظر نہیں آتے، تم اُن سے خوب ہوشیار رہو۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ ہم نے شیطان کو اُن لوگوں کا دوست بنایا ہوا ہے جو ایمان نہیں لاتے (اصل دوستی شیطان کی تو کافروں ہی سے ہے لیکن مسلمان بھی اپنی غفلت سے شیطان کے کام کرگذرتے ہیں) بس فاسد خیالات اور وساوس کو نکال دیں۔ تقویٰ کا پہرہ بٹھا دیں اور حق تعالیٰ کے ذکر کو دل میں بسالیں۔ شیطان کے شر سے بچاؤ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و مدد فرمائیں گے۔

وہ دشمن جو دین و ایمان کا دشمن ہو اور کھل کر سامنے نہ آئے بلکہ نظر نہ آتے ہوئے رگ و ریشہ میں نفوذ کر جائے اور دوست اور خیر

خواہ کا رُوپ بھر کر دل میں وسوسہ اندازی کرے اس کی طرف سے تغافل برتنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس لئے اس سے چوکنا رہنے کی ہدایت فرمائی جارہی ہے۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ اگر تیرا دشمن ایسا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور تو اس کو نہیں دیکھ سکتا تو ایک ایسی ہستی (اللہ تعالیٰ) کی پناہ میں آجا جو تیرے دشمن کو دیکھتا ہے لیکن وہ اُسے نہیں دیکھ سکتا (مظہری)

تعوذ کے برکات، فضائل اور اثرات

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردُود سے:

اَعُوْذُ کے معنی پناہ پکڑنا اور التجا کرنا ہے۔۔۔دنیوی اور دینی آفتیں بے انتہا ہیں اور ہماری طاقت اور قدرت اُن کو دور نہیں کرسکتی کیونکہ ہم کمزور ہیں۔ اور جب کمزور شخص کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کو ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی قوت والے کی پناہ لے اور اس کی امان میں آئے۔

جتنی بڑی آفت ہو اتنی ہی بڑی قوی ذات کے ساتھ پناہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ شیطان چونکہ نہایت قوی دشمن ہے اور اس کے مکر وفریب غیر متناہی ہیں' اتنے بڑے دشمن اور اتنی مصیبتوں سے بچنے کے لئے اُس ذات کی پناہ لینا ضروری ہے جو قادر مطلق اور حیّی وقیّوم ہے۔اس لئے انسان سے کہلوایا گیا کہ اے بندے: یہ کہہ کر تو میری پناہ میں آ اور کہہ ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ﴾ (اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)۔

پھر لُطف کی بات یہ ہے کہ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ شیطان کے کس دھوکے سے پناہ مانگتا ہوں۔ جس میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس کے سارے وسوسوں اور خباثتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو گویا بُرے عقائد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ' بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ' اچھے کام سے باز رہنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ' اندرونی رکاوٹوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ' غرض جو چیز اللہ تعالیٰ سے روکے اسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

نفس' شہوت' غصہ' حرص' حسد' ہوس' طمع وغیرہ اندرونی دشمن ہیں جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اور بُرے ساتھی دنیوی

ضروریات اور عضو کی غلط خواہش، مثلاً آنکھ سے حرام چیز دیکھنے کی خواہش، کان سے حرام چیز سننے کی خواہش، ہاتھ سے حرام کام کرنے کی خواہش، پاؤں سے حرام کی طرف جانے کی خواہش، یہ تمام خارجی دشمن ہیں یعنی انسان کے پیچھے یہ خطرناک شیطان ہیں۔

بندہ کو چاہئے کہ عمل وقول دونوں سے اللہ تعالیٰ کی کامل پناہ میں آجائے۔ یعنی زبان سے ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ پڑھے اور عملی طور پر بُرے یاروں اور شیطانی کاموں سے بچے۔ جو شخص کہ زبان سے ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ پڑھا کرے مگر بُرے آدمیوں اور بُرے کاموں سے نہ بچے، اس کا ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ پڑھنا ناقص ہے۔۔کسی دینی و دُنیوی مصیبت میں نبی یا ولی یا مرشد، یا دنیوی حاکم کی پناہ پکڑنا ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**﴾ کے خلاف نہیں، کیونکہ ان کی پناہ حقیقت میں رب تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ان کی پناہ حاصل کرنے والا رب تعالیٰ سے پھر گیا۔ دیکھو، رازق اور مددگار رب تعالیٰ ہے لیکن پھر بھی رزق تلاش کرنے کے لئے مال داروں کی نوکری کرتے ہیں، پھر وہاں سے

روپیہ حاصل کر کے بہت سی دوکانوں پر جاتے ہیں‘۔ کہیں سے خوراک‘ کہیں سے کپڑے وغیرہ حاصل کرتے ہیں‘ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم نے خُدا کو چھوڑ کر اُن کو رازق سمجھ لیا۔ بلکہ خدا ہی کا رزق تلاش کرنے اُسی کے حکم سے ان جگہوں پر جاتے ہیں۔ یہ اُس کے رزق کے دروازے ہیں۔۔اسی طرح شیطان سے بچنے کے لئے اَولیاء‘ علماء‘ کے پاس جانا‘ ان کی خدمت میں حاضر ہونا‘ نبی کے دامن میں چُھپنا‘ یہ سب ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پر ہی عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔کہیں فرمایا ﴿قُلْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ کہیں فرمایا ﴿فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ﴾۔کہیں فرمایا ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ﴾ اور کہیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وغیرہ وغیرہ۔۔انبیائے کرام نے ہر مصیبت کے موقع پر ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھی ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص پر بہت غصّہ وارد تھا اور

مُنہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھ لے تو اس کی حالت دور ہو جائیگی۔۔معلوم ہوا کہ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھنے سے غصّہ دور ہوتا ہے جو ہزار گناہوں کی جڑ ہے۔

بُستان التفاسیر میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ دس (۱۰) مرتبہ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھ لیا کرے، حق تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو کہ اس کو شیطان سے بچاتا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضورِ قلب کے ساتھ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل کر دیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم﴾ کو مختلف عبارتوں کے ساتھ بہت سے فائدوں کے لئے دُعاوں میں وِرد فرمایا ہے۔ جو شخص صبح و شام اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے تو زہریلی چیزوں سے ان شآء اللہ محفوظ رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، امام حَسن اور

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے یہ دُعا پڑھتے تھے۔ **اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ** ۔ اور فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزندوں اسمٰعیل اور اسحاق علیہما السّلام کو اس دُعا سے تعویذ فرماتے تھے (بُستان التفاسیر)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر بچّوں کو اس دُعا کا تعویذ پہنایا جائے یا اس دُعا سے دَم کیا جائے تو ان شآء اللہ وہ بچّے ہر بلا سے محفوظ رہیں گے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجَزِ وَالْکَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضِلْعِ الدِّیْنِ وَغَلْبَۃِ الرِّجَالِ** ۔ اس کا پڑھنے والا ان شآء اللہ دُنیوی رنج وغم اور مجبوری اور بُزدلی اور قرض اور دشمنوں کے غلبے سے محفوظ رہے گا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ** ۔ ان شآء اللہ تعالیٰ اس کا پڑھنے والا جذام اور دیوانگی اور برے مرض سے محفوظ رہے گا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص سوکر اٹھے تو یہ دُعا پڑھ لیا کرے ۔**اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّعِبَادِہٖ وَمَنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضَرُوْنَ ۔۔**

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سمجھ دار بچّوں کو یہ دُعا حفظ کرا دیتے تھے اور نابالغ بچّوں کے گلے میں اس کا تعویذ بنا کر ڈال دیتے تھے ۔۔قرآنی تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا ثبوت ہوا ۔اس کی پابندی کرنے والا ان شآء اللہ جنات اور انسان کی شرارت اور ربّ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے گا ۔۔
(تفسیر نعیمی ۔حکیم الامُت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمتہ)

اہل معرفت نے کہا ہے کہ استعاذہ شعاع نور ہے جو شیطان کی طاقت کو فنا کر دے گی ۔ کہتے ہیں کہ ہر مومن کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان روزانہ ۳۶۰ لشکر بھیجتا ہے مگر جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہر نظر میں شیطان کے ایک لشکر کو ہلاک کر دیتا ہے ۔

جب کوئی شخص **اعوذ** پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اس شخص

نے میری کمر توڑ دی۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دن میں تعوذ دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے۔

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ شیطان بارگاہِ حق سے مردُود کیا ہوا کُتّا ہے۔ بارگاہِ حق کے باہرا کھڑا ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا چاہتا ہے تو خوب وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ پریشان ہوکر بھاگ نکلے۔ جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ڈانٹ دیتے ہیں کہ خبردار یہ ہمارا بندہ ہے خاموش ہو جا۔

الٰہی! تیرا یہ عاجز بندہ جس کا علم بھی ناقص، فہم بھی نارسا، ہمت بھی پست اور قوتِ مدافعت بھی نہ ہونے کے برابر ہے اسے اپنی پناہ میں لے لے۔

علاج وساوس:

وسوسوں کو دفع کرنے کے لئے تعوذ اور ذکر الٰہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا چاہیے اس سے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پیدا ہوکر وسوسے بند ہو جاتے ہیں۔ آج کل وسوسہ کی بیماری عام ہے۔ طرح طرح کے بُرے خیالات ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے

رہتے ہیں۔ شیطان کا ہر طرف سے حملہ ہوتا ہے۔ جنات کا مقابلہ ذکر' دُعا' ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ﴾ اور نماز کے ساتھ کیا جا سکتا ہے' اگر جنات کی وجہ سے کچھ لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

نفسانی اور شیطانی وسوسوں کو دور کرنے کا نسخہ:

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (یعنی میں ایمان لے آیا اللہ تعالیٰ پر اور تمام رسولوں پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم شیطان کو دیکھو تو بغیر کسی خوف و خدشہ کے اُس پر حملہ کر دو۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿**اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا**﴾ بلا شبہ شیطان کی تدبیر کمزور ہے۔۔ وساوس چاہے کفر کے ہوں یا گناہوں کے ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ**﴾ اور **آمنت باللہ ورسلہ** پڑھ لینے سے ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن میں شیطانی مکر و کید کو ضعیف اور کمزور بتایا گیا ہے اس لئے وسوسوں کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ اپنے مالک سے پناہ مانگیں۔ اس طرح وسوسے بھی ختم ہو جاتے ہیں اور حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔

دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ پڑھ کر ہر روز اپنی حفاظت' اصلاح اور

استقامت کے لئے خوب دُعا مانگنی چاہیے کہ بغیر فضلِ الٰہی ہمارے ارادوں کا کچھ اعتبار نہیں۔

گناہ ترک کرنے کے لئے خود ہمت کرے اور حق تعالٰی سے ہمت کو طلب کرتا رہے۔ اللہ والوں سے ہمت کی دُعا کراتا رہے۔ ان شآء اللہ گناہوں سے بچنے کی ہمت عطا ہوگی۔

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **من تعوذ بالله ثلاث مرات ثم قرأ اٰخر سورة الحشر بعث الله تعالیٰ سبعین الف ملك يطردون عنه شياطين الانس والجن ان كان ليلا حتیٰ يصبح ٗ وان كان نهارا حتیٰ يمسی** ۔ جوشخص تین مرتبہ ﴿**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**﴾ پڑھے پھر سورة حشر کا آخری حصہ تلاوت کرے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اُس کی شیطان انسانوں جنوں سے حفاظت کریں گے' اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک حفاظت کریں گے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (الحشر/۲۲-۲۴)

اللہ وہ تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا' وہی بہت مہربان' ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' ایمان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہی اللہ سب کا خالق' سب کو پیدا کرنے والا' (سب کی مناسب) صورت بنانے والا' سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے۔

ابلیس کے لشکر سے محفوظ رہنے کی دعا:

حضرت عروہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا مجھے میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات اور دن کے شروع میں یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا: **بسم اللہ ذی الشان عظیم البرھا ن شدید السلطان ما شآء اللہ ما کان اعوذ باللہ من الشیطان** (تاریخ حاکم، لقط المرجان) شان والے اللہ کے نام سے جو عظیم البرہان ہے، شدید السلطان ہے، جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں شیطان سے۔

صُبح وشام پڑھنے کی دُعائیں

☆ **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** ۔ (حصن حصین)

اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں اُس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسکو ہر مخلوق خصوصاً سانپ بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیگا۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الْکُفۡرِ وَالْفَقۡرِ وَعَذَابِ الْقَبۡرِ (حصن حصین)

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے، تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ بِرِضَاکَ مِنۡ سَخَطِکَ وَبِمَعَافَاتِکَ مِنۡ عُقُوۡبَتِکَ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡکَ لَا اُحۡصِیۡ ثَنَاءً عَلَیۡکَ کَمَا اَثۡنَیۡتَ عَلٰی نَفۡسِکَ (حصن حصین)

اے اللہ! بے شک میں پناہ لیتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگذر کی سزا سے، اور میں پناہ لیتا ہوں تیرے عذاب سے تیری رحمت کی، میں تو تیری تعریف کا حق نہیں ادا کرسکتا۔ بس تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی۔۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَةِ الْمَحۡیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنۡ شَرِّ الْمَسِیۡحِ الدَّجَالِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر

کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضِلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡ اُزِلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡهَلَ اَوۡ يُجۡهَلَ عَلَىَّ ۔**

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا میں راہ مستقیم سے خود پھسلوں یا پھسلا جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں خود کسی کے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کیا جائے۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَسِيۡحِ الدَّجَّالِ ' وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡمَاۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ ۔**

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے' اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے تمام فتنوں سے' اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے اُن سے بچالے)۔

☆ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجِبۡنِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُرَدَّ اِلیٰ اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الدُّنۡیَا وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ ۔**

اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بے عزّتی سے‘ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ نکمّی اور ذیل عُمر کو پہونچوں‘ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ۔

☆ **اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنۡ شَرِّ کُلِّ شَیۡطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنۡ کُلِّ عَیۡنٍ لَّآمَّۃٍ ۔**

اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے‘ اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے ۔

(بچّہ کو نظر بد اور ہر طرح کی آفت و بلا‘ دُکھ‘ بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈلیں ۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل اور اسحٰق علیہما السلام کو یہ پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے ۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس کو نظرِ بد سے تکلیف پہونچے یہ آیت پڑھ کر دَم کیا جائے ۔

☆اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُ حَاذِرُ ۔

اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں ۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔

اے اللہ ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل سے اور بُری عمر سے اور نفس کے ہر فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے ۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوَّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ۔

اے اللہ ۔ بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں تری دی ہوئی نعمتوں کے زوال سے تیری دی ہوئی صحت و عافیت کے تغیر سے اور تیری ناگہانی پکڑ سے اور تیری تمام تر ناراضگیوں اور غصّہ سے ۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَا قَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ۔

اے اللہ ۔ بے شک میں پناہ لیتا ہوں فقر و فاقہ سے اور ذّلت وخواری سے اور تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا

جائے (کوئی ظلم کرے)

☆**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ**

اے اللہ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے' اس دل سے جس میں عجز وانکساری نہ ہو اور اس دُعا سے جو تیری بارگاہ میں سنی نہ جائے اور اس حریص نفس سے جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے' اے اللہ! میں ان چاروں (آفتوں) سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

☆ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ۔**

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں ہر بلا اور مصیبت کی سختی سے اور بدبختی کے گھیر لینے سے' اور بُری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہم پر خوش ہونے سے۔۔

☆**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعَ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔**

اے اللہ۔ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر و پریشانی سے' رنج

وغم سے، عاجزی سے ، کاہلی سے، کنجوسی سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے، اور زبردست لوگوں کے غلبہ اور دباؤ سے۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَاعَمِلۡتُ وَمِنۡ شَرِّ مَالَمۡ اَعۡمَلۡ ۔

اے اللہ۔ بے شک میں نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ نہیں کیا اس کے بھی شر سے پناہ مانگتا ہو۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا عَمِلۡتُ وَمِنۡ شَرِّ مَا لَمۡ اَعۡلَمۡ ۔

اے اللہ۔ پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں جانتا ہوں کہ میں نے کیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے بھی جو میں نہیں جانتا ہوں۔

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ مُنۡكِرَاتِ الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَعۡمَالِ وَالۡاَھۡوَآءِ وَالۡاَدۡوَآءِ۔

اے اللہ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بُرے اخلاق، اعمال، خواہشات اور امراض سے (تو مجھے ان سے محفوظ رکھ)

☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَلۡبَةِ الدَّیۡنِ وَغَلۡبَةِ الۡعَدُوِّ وَشَمَاتِهِ الۡاَعۡدَآءِ ۔

اے اللہ۔ میں قرض کے بوجھ، دشمنوں کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسی سے پناہ چاہتا ہوں۔

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ ۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کفر اور قرض سے ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ ۔

اے اللہ ۔تو مجھے پناہ دے، برص سے، اور دیوانگی سے اور جُذام (کوڑھ) سے اور تمام بُری اور موذی بیماریوں سے ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۔

اے اللہ ۔تو مجھے پناہ دے، آپس کے جھگڑے اور فساد، اور منافقت سے اور تمام بُرے اور رذیل اخلاق سے ۔

☆اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَابِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ۔

اے اللہ ۔تو مجھے پناہ دے، بھوک اور پیاس سے اسلئے کہ یہ بہت بُرا ساتھی ہے ۔اور تو مجھے پناہ دے خیانت سے اس لئے کہ یہ بدترین چھُپا ہوا ساتھی اور مشیر ہے ۔

☆ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ﴾ (البقرہ/ ٦٧)

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہوں ۔

اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لانے کے لئے اس دُعا کو پڑھنا چاہئے ۔ ان کلمات کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو ۔ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا کہ موسیٰ ہمارا مذاق کیوں اُڑاتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی' کیونکہ مذاق کرنا تو جاہلوں کا شیوہ ہے' اللہ تعالیٰ کا نبی ایسی تمام چیزوں سے بلند و بالا ہوتا ہے ۔ لہذا آج بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی' یا عالم دین جب لوگوں کو دعوت دے اور لوگ یہ خیال کریں کہ وہ ان کا مذاق اُڑا رہا ہے تو ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کے ولی' اور داعی کو ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ﴾ پڑھنا چاہئے تاکہ شیطانی وساوس کی فضا ختم ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں شیطانی شر سے محفوظ رہے ۔ صبح شام اس دُعا کا پڑھنا ہمیں یادِ الٰہی کی طرف مائل کرے گا ۔

☆ ﴿ربّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَيَاطِيْنِ ۔ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنْ﴾

اے میرے رب ۔ میں شیطان کی حرکتوں سے تیری پناہ مانگتا

ہوں اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میرے نزدیک آئیں ۔
(المومنون/ ۹۷۔۹۸)

شیطان' انسان کا ازلی دشمن ہے اور انسان کے نیک اعمال سے ہمیشہ بوکھلاتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو راہ راست سے گمراہ کردے اور یادِ الٰہی سے غفلت میں ڈال دے ۔ اس مقصد کے لئے وہ انسانی نفس میں شیطانی وسوسے پیدا کرتا ہے' لہذا شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لئے اس دُعا کو پڑھنا چاہیئے ۔ ہر نماز کے بعد اُس دعا کا تین مرتبہ پڑھنا بھی شیطان سے پناہ حاصل کرنے کے مترادف ہے اور انسان اپنے ایمان سے کسی حالت میں کمزور نہیں پڑتا ۔۔ خیر و برکت میں اضافہ کے لئے اس دُعا کا پڑھنا بہت بہتر ہے ۔

شیطان صفت جنّات سے بچنے کی دُعا

سُورۃ الفلق ﴿**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ**﴾ اور سورۃ الناس ﴿**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**﴾ دونوں سورتوں میں جِنّ و شیطان اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کی بے نظیر تاثیر ہے ۔

دونوں سُورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے ان شآءاللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ قرآن کریم کی یہ دونوں سُورتیں ایک ساتھ نازل ہوئی ہیں۔ مفہوم معنیٰ اور مقصد کے اعتبار سے بھی انہیں الگ کرنا دُشوار ہے' اس لئے انہیں معوذتین کہتے ہیں۔ جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لئے یہ دونوں سُورتیں نازل ہوئی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے۔ جس نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسواس ڈالتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو یہ لوٹ آتا ہے یہی **الوسواس الخناس** ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ ہر شب آرام کرنے سے پہلے آخری تینوں قُل پڑھتے' اپنے مُبارک ہاتھوں پر دم فرماتے' پھر اپنے سارے جسم پر انہیں پھیر لیتے۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سّیدنا امام حسن اور حضرت سّیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔

جو شخص رات کو تین مرتبہ پڑھ کر سوئے گا وہ خوف زدہ خوابوں

سے محفوظ رہے گا۔اور جو شخص روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا وہ ان شآء اللہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔جن بچّوں کو ان دونوں سُورتوں کا تعویذ پہنا دیا جائے وہ جِنّ و شیطان اور تمام زہریلے جانوروں سے محفوظ رہیں گے۔(فیوض قرآنی)

فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رکنا بھی شیطان سے حفاظت کا طریقہ ہے کیونکہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلط ہوتا ہے۔

وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ

مصنف آکام المرجان فرماتے ہیں شیطان سے پناہ لینے کے لیے وضو اور نماز بھی ایک عمل ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے: **ان الغضب من الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ**۔ (احمد، ابوداؤد، درمنثور) غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا شدہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

حدیث سے ثابت ہے کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے اس سے مسلح ہوکر نکلو۔ اس سے بدنگاہی اور دوسری چیزوں سے حفاظت ہوگی۔ شیطان جب تم کو مسلح دیکھے گا تو اُسے تمہارے نزدیک آنے کی جراءت نہیں ہوسکتی۔ وہ تو دُور ہی سے بھاگ کھڑا ہوگا۔

توبہ واستغفار کے ذریعہ اثرات شیطانی سے حفاظت:

حق تعالیٰ نے توبہ اور استغفار اتنی زبردست چیزیں مرحمت فرمائی ہیں کہ شیطان اور اس کی شیطانیت کو مغلوب کر دیا جا سکتا ہے۔ روح المعانی میں لکھا ہے کہ جب قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (ال عمران ۱۳۵)

اور جو لوگ ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

تو ابلیس اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور ہائے ہلاکت اور ہائے بربادی کی پکار لگانے لگا جس کو سُن کر تمام شیاطین کی فوج جمع ہوگئی اور دریافت کیا' کیا غم تم کو پہونچا ہے۔ اُس نے کہا اولادآدم کے گناہ کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ مغفرت اور توبہ کی آیت نازل ہوگئی۔ اب بندوں کو بہکانے کی ساری محنت بیکار ہوگئی۔

سب نے کہا تم گھبرائیں نہیں' ہم ان کو ایسے بُرے اعمال میں مبتلاء کردیں گے جس کو یہ دین اور حق سمجھ کر کریں گے اور اس کے سبب ان کو توبہ کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ رات دن اللہ تعالٰی کا خوب ذکر کرنے والے' رات دن گناہ سے استغفار کرنے والے' اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔ (ویلمی)

سورۂ بقرہ کے فوائد اور خواص

سورۃ بقرہ والے گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لاتجعلوا بیوتکم مقابروان البیت الذی تقرأفیه البقرة لا یدخله الشیطان ۔** اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، وہ گھر جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو، اُس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر نعیمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اصحاب رسول میں سے ایک صحابی کہیں تشریف لے گئے تو ان کی شیطان سے ملاقات ہوئی اور مڈبھیڑ ہوگئی اور خوب مقابلہ ہوا۔ بالآخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا۔ تو شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں ایسی عجیب بات بتلاتا ہوں جس کو تم پسند کروگے تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر، اس نے کہا نہیں بتاؤں گا، تو دوبارہ مقابلہ ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پھر پچھاڑ دیا تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی بات بتلاؤں گا جو تمہیں پسند

آئے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا بیان کر' اس نے کہا نہیں بتلاؤں گا۔ تو تیسری بار پھر مڈ بھیڑ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر سوار ہو کر بیٹھ گئے اور اس کے انگوٹھے کو پکڑ کر چبایا' تو شیطان نے کہا چھوڑ دو۔ آپ نے فرمایا تو جب تک نہیں بتلائے گا تمہیں چھوڑنے کا نہیں' اس نے کہا وہ سورت بقرہ ہے اس کی ہر آیت ایسی ہے جس کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتے ہیں اور جس گھر میں اس سورت کو پڑھا جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔ (تاریخ جنات وشیاطین)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی اس سے دو آیت نازل فرمائیں جن پر سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا۔ جس گھر میں تین راتیں ان آیت کو پڑھا جائے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا (ترمذی)

﴿لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ؕ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ؕ
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؕ
لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَااكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا ؕ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ؕ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ؕ وَاعْفُ عَنَّا ؕ وَاغْفِرْلَنَا ؕ
وَارْحَمْنَا ؕ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ ﴾

(البقرۃ/۲۸۴۔۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا تم اُسے چھپائے رہو، تم سے اُس کا حساب لے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر بخشش دے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایمان لایا یہ رسول کریم اس (کتاب) پر جو اُتاری گئی اس کی

طرف اس کے ربّ کی طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اُس کے رسولوں سے اور انھوں نے کہا ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی ہم طالب ہے تیری بخشش کے' اے ہمارب رب۔ اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر جتنی اس کی طاقت ہو۔ اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر وبال ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے ربّ' نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بُھولیں یا خطا کر بیٹھیں' اے ہمارے ربّ۔ نہ ڈال ہم پر بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہم میں قوت نہیں' اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو' اور رحم فرما ہم پر' تو ہی ہمارا دوست (اور مددگار) ہے تو مدد فرما ہماری' کفار قوم پر۔

آیۃ الکرسی کے خصوصی فوائد اور خواص :

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾ (البقرۃ/۵۵)

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ خود زندہ ہے' سب کو زندہ (قائم) رکھنے والا ہے' نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند' اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے' جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے۔ اور وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اُس کے علم سے مگر وہ جتنا چاہے۔ اُس کی کرسی نے زمین و آسمان کو سما رکھا ہے اور نہیں تھکاتی اُسے زمین و آسمان کی حفاظت' اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

آیۃ الکرسی کے بہت فوائد اور خواص ہیں ۔ جِنّات کے شر سے بچنے کے لئے اس کے اثرات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں ۔ آیۃ الکرسی جنّات اور شیاطین سے بچنے کے لئے بہت مفید ہے ۔ جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے' وہ ان شآء اللہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۔ جس جگہ یا مکان پر جنّات کا بسیرا ہو تو وہاں سے اُن کو خارج کرنے کے لئے اس کا وِرد بہت مفید ہے ۔ جب کوئی شخص کسی جنگل یا ویرانے سے گذرے اور اس کی تلاوت کرتا جائے تو ان شآء اللہ باہر کی ناری مخلوق اُسے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکے گی ۔حصول رُوحانیت کے لئے بھی اس کا پڑھنا بہت مفید ہے کیونکہ ستّر ہزار ملائکہ اس کے پیچھے پابند ہیں جو کوئی سوتے وقت بستر پر لیٹ کر **آیة الکرسی** پڑھ لے تو اس کا اور اُس کے پڑوسیوں کا گھر چوری ڈکیتی اور آگ لگ جانے' غرض ساری اچانک مصیبتوں سے صبح تک محفوظ رہے گا ۔(کبیر) ۔

جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے اُس گھر سے شیطان ایک ماہ تک اور جادوگر چالیس دن تک دُور رہتے ہیں (کبیر)

ایک بار ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنّ کو پکڑ لیا

اور اس سے پوُ چھا کہ انسان تم سے کیونکر بچیں ۔ اس نے عرض کیا کہ صبح و شام آیۃ الکرسی پڑ ھ لیا کریں ۔ صبح کو یہ واقعہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو فرمایا ' اُس خبیث نے سچ کہا ۔ (رُوح البیان)

جو کوئی صبح وشام اپنے بچّو ں پر آیۃ الکرسی پڑ ھ کر دم کر دے' وہ شیطان اور جادُو اور نظر بد سے محفوظ رہے گا ۔ آیۃ الکرسی سے شیطان بھاگتے ہیں' بے چین دل کو چین آتا ہے' مِر گی والے کو فائدہ ہوتا ہے' اس سے غصّہ' شر اور حرام شہوت دُور ہوتی ہے ۔ ظالم کا ظلم کم ہوتا ہے مگر اخلاص شرط ہے ۔ (رُوح البیان)

امراض جسمانی' وساوس روحانی اور اثرات شیطانی کا علاج :

مصائب' پریشان کُن حالات اور الجھنوں کا اصل اور حقیقی علاج 'رجوع الی اللہ' اور دُعا ہے ۔ صلوٰۃ الحاجہ ایسے ہی مواقع کے لئے ہے ۔ وظائف' درود شریف' توبہ واستغفار' وظیفہ **لَاحَــوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ** ' سورۃ فاتحہ' آیۃ الکرسی' سورۂ اخلاص'

سورۂ فلق، سورۂ ناس روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ ہرقسم کے آسیب وسحر، نظر ومکر، تمام امراض جسمانی وروحانی، اور ہرقسم کے اثرات شیطانی کا مجرب ترین علاج ہے۔ فرائض وواجبات کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، اکل حلال، صدق مقال اوراخلاص وتوکل جیسے خصوصی آداب کی رعایت کے ساتھ وظائف پڑھتے رہیں۔ان شآء اللہ ضرور اپنے مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

سب سے بڑا عمل جس سے جنات کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے ’آیۃ الکرسی‘ کا پڑھنا ہے بزرگوں نے اس کا بہت تجربہ کیا ہے۔آیۃ الکرسی میں شیطان کو بھگانے کی بڑی عظیم تاثیر ہے۔ مرگی والے کے لئے بھی اور جنات کے حالات کو باطل کرنے کے لیے بھی اوران کی آفات سے بچنے کے لیے بھی آیۃ الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے۔

شیطان کا ایک اور علاج:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت (سورۃ) **حٰـــمٓ**، **الیہ المصیر**‘ تک اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت

تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک حفاظت کی جائے گی ۔ (ترمذی)

شیطانی مکر کا علاج :

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا عفریت جنّ آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے آپ جب بھی اپنے بستر کی ٹیک لگائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں ۔

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں :

حضرت قتادہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **من قرء اية الكرسى اذا اوٰى الىٰ فراشهٖ وكل به ملكان يحفظانهٖ حتىٰ يصبح ۔** (فضائل القرآن) جس نے اپنے بستر کی ٹیک لگاتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لی، دو فرشتے اُس کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔

آیۃ الکرسی کی شان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان ہو اور اس کو پڑھا جائے تو وہ اس سے نکل جائے گا یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔

شیطان گھر میں نہیں آ سکتا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات میں پڑھے گا اس رات میں شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ چار آیات تو شروع سورت کی ہیں' ایک آیۃ الکرسی ہے دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیات آخر سورت کی ہیں۔ ﴿لِلّٰهِ مَا فِى السَّمَاوَاتِ سے۔ (دارمی)

اور دارمی اور ابن ضریس کی روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات' آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دونوں آیات اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھے گا اُس دن نہ ہی اس کے پاس

شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر ہوگی نہ اس کے مال میں ۔ اوراگران آیات کوکسی مجنون پر پڑھا جائے گا تو اُس کوبھی فائدہ ہوگا

نظر بد کا علاج :

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **فـا تـحة الكتاب واية الكرسى لا يقرأ هـا عبد فى دار فتصيبهم ذلك اليوم عين انس او جن** ۔ (ویلمی' کنزالعمال) سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو جوشخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی ۔

سرکش شیاطین پر سخت آیات :

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سورۃ بقرہ کی ان آیات سے زیادہ سخت شریر جنات کے لیےاورکوئی آیت نہیں ہیں ﴿**وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُـوَ الـرَّحْـمٰنُ الرَّحِيْمُ**﴾ (البقرۃ/۱۶۳) اور تمہارا خدا ایک خدا ہے نہیں کوئی خدا بجز اس کے' بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ۔ (ویلمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ضمانت:

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ان بیس (۲۰) آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا میں اس کا ضامن ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر پھاڑ کھانے والے درندے اور ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا (وہ آیات یہ ہیں) آیت الکرسی، سورۃ اعراف کی (**اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ**) سے دس آیات، سورۃ صافات کی دس (ابتدائی) آیات اور سورۃ الرحمٰن کی ﴿**یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ**﴾ سے تین آیات اور سورۃ حشر کی آخری آیت۔ (کتاب الدعا ابن ابی الدنیا)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی تاثیر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اپنی امت کو فرما دیں کہ وہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا**

بِاللّٰہِ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمِ دس دفعہ صبح کے وقت پڑھا کریں اور دس دفعہ شام کو اور دس دفعہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ نیند کے وقت ان سے دنیا کی مصیبتیں ہٹائی جائیں گی، شام کے وقت شیطان کے قریب دُور کیے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غصہ ختم ہوگا۔ (ویلمی)

شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

لَاحَوۡلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی وحرکت اور اس کے کرنے کی قوت وطاقت بس اللہ تعالیٰ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ ہی نہیں کرسکتا ۔۔ دوسرا ایک مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجا لانا اللہ تعالیٰ کی مدد وتوفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**اَلشَّیۡطَانُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ**﴾ شیطان تمہیں فقیری (تنگدستی، غربت، فاقہ کشی) سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے ﴿**اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡم**﴾ اور **لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمِ** سے

شیطان بھاگتا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام ۲۱ بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شآء اللہ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔

جس شخص کو وسوسوں کی' یا زیادہ اور بے جا غصہ کی بیماری ہو' یا نماز میں دل نہ لگتا ہو وہ روزانہ بعد نماز فجر و مغرب گیارہ بار ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا بھی کرے اور دل و دماغ پر چھڑکا بھی کرے ان شآء اللہ فائدہ ہوگا مجرب ہے۔ ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم﴾ پڑھنے میں حضور قلبی چاہیے۔ دل سے انسان یہ سمجھے کہ میں اپنے کو الله کی پناہ میں دے رہا ہوں۔ جو شخص یہ وظیفہ روزانہ پڑھتا رہے گا ان شآء اللہ وہ شیطانی وسواس سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

خیال رہے کہ شیطان عالموں کے دل میں عالمانہ وسوسے' صوفیوں کے دل میں عاشقانہ وسوسے' اور عوام کے دل میں عامیانہ وسوسے ڈالتا ہے جیسا شکار ویسا جال۔ بہت دفعہ انسان گناہ کو

عبادت سمجھ لیتا ہے۔ بعض اولیاء سے شیطان مایوس ہوکر انھیں بہکانا ہی چھوڑ دیتا ہے شیطانی اثرات اور وسوسوں سے محفوظ رہنے کا بہترین وظیفہ ہے **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ** ۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ کی شان

عجیب حکایت: حضرت جریر بن عبداللہ جبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں 'تستر' کے کسی راستہ پر اس کے فتح ہونے کے بعد سفر کر رہا تھا کہ میں نے ایک مرتبہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ** پڑھا تو وہاں کے بہادروں میں سے ایک بہادر نے سنا تو کہا جب سے میں نے یہ کلام آسمان سے سنا پھر کسی سے نہیں سنا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہوں کے پاس وفد لے کر جایا کرتا تھا' کسریٰ کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا اور قیصر کے پاس بھی۔

ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آکر میری بیوی کے پاس رہتا رہا' جب میں واپس آیا تو اُس نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا جیسا کہ وہ پہلے کیا کرتی تھی' تو میں نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا تم ہم سے کب غائب ہوئے تھے؟

پھر وہ شیطان میرے سامنے ظاہر ہو گیا اور کہا تم اس کو تسلیم کرو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لیے اور ایک دن میرے لیے ہو گا۔ پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنات میں سے ہوں جو (آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور اُن کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے۔ آج رات میری باری ہے کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے ؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا۔ جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اپنی پشت پر بٹھایا اُس وقت اُس کی شکل خنزیر جیسی تھی' اُس نے مجھے کہا قابو ہو جاؤ' اب تم عجیب باتیں اور خطرناکیاں دیکھو گے۔ تم مجھے نہ چھوڑنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

پھر وہ جنات اُوپر کو چڑھے حتیٰ کہ آسمان سے چمٹ گئے اور میں نے ایک کہنے والے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا **لاحول ولا قوة الا بالله ما شاء الله كان وما لا يشاء لا يكون** نہیں کوئی طاقت اور نہیں کوئی قدرت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اللہ تعالیٰ جو چاہتا وہی ہوتا ہے' اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت پر جا گرے اور میں نے کلمات یاد کر لیے۔ جب صبح ہوئی تو

میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور جب وہ آتا تو میں یہ کلمات کہتا جس سے وہ بہت گھبراتا حتیٰ کہ حجرے کے روشندان سے نکل جاتا پھر میں ان کلمات کو پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مجھے چھوڑ گیا۔ (آکام المرجان، ابن ابی الدنیا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور وحی کے کلمات سنتے تھے اور ان کو لے کر زمین پر اترتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے۔ تو زمین والے وہ اصل بات تو سچ پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے (ان جنات) کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی اور ان شرارتوں سے ان کو روک دیا گیا تو انہوں نے اس کا ابلیس سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے پھر اس نے جنات پھیلا دیئے تو ان جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نخل کے دو پہاڑوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو کہا قسم بخدا یہی وہ نئی بات ہے اور اسی کی وجہ سے ان پر شہاب چھوڑے جاتے ہیں۔۔ دلائل النبوۃ۔

قرآن مجید اور ذکر اللہ کے ذریعہ شیطان سے حفاظت

شیطان کا رونا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اتنا کبھی نہیں رویا جتنا ان تین موقعوں پر رویا ہے۔ ایک تو اُس دن جب وہ ملعون ہوا اور آسمان کے فرشتوں سے علحدہ کر دیا گیا۔ (۲) دوسرے اس دن رویا جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی (۳) تیسرے وہ دن جس دن سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اُتری (شیاطین آج بھی جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اور ذکرِ فاتحہ سُن کر روتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں)

شیطان کے لیے چھری:

حضرت ابوالملیح رحمتہ اللہ علیہ کے والد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں کہ وسوسہ میرے سینے میں اُٹھتا ہے ' جب میں نماز میں اٹھتا

ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا ہے کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین ۔ ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جب تجھے یہ صورت پیش ہو تو اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر بائیں پنڈلی پر چھبو دے اور کہہ ﴿ **بسم اللہ الرحمن الرحیم**﴾ یہ شیطان کے لیے چھری ہے (اس طریقہ سے شیطان دور ہو جائے گا)۔ (بزار' طبرانی' جامع کبیر)

شیطان کو دل سے ہٹانے کا عمل :

حضرت ابوالجوزا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان انسان کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تم دیکھتے نہیں انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن گزار دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے **لاالہ الا اللہ** کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے نہیں ہٹا سکتی' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی : ﴿**وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْآنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْراً**﴾ (سورۃ اسرا/۴۶) جب آپ قرآن مجید میں صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ شیاطین (کفار وغیرہ) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں نفرت کرتے ہوئے ۔ (مکائد الشیطان)

حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک جوان آیا اور کہا شیطان میرے پاس آتا ہے اور مجھے وسوسہ میں ڈالتا ہے۔ میں خود بھی اس کو اپنے پاس آتا ہوا دیکھتا ہوں' یہ شیطان مجھے کہتا ہے کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے' تو حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تو نے میرے پاس آ کر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس اس کو بالکل طلاق نہیں دی تو حضرت ابو حازم نے فرمایا بس تو شیطان کے سامنے بھی ایسے ہی قسم اٹھا دے جیسے میرے سامنے اٹھائی ہے یعنی شیطان کے خیالات اور وسوسوں کو دل سے ہٹا دے۔ (کتاب الوسوسہ)

جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فرماتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیّبہ کے ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ میں نے عرض کیا' میں نے

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾

آخر سورت تک تلاوت کی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
: والذی نفسی بیدہٖ لو اَنَّ رجلا مؤمنا قرأبھا علیٰ جبلٍ لزال ۔
مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس کو کسی پہاڑ پر بھی تلاوت کرے تو وہ بھی ہٹ جائے ۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۝ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (المؤمنون/ ۱۱۵۔۱۱۸)

کیا تم نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے ۔ پس بہت بلند ہے اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے ۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجتا ہے جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ۔ بلاشبہ حق کا انکار کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے (کافروں کو چھٹکارہ نہیں ہے)، اور اے محبوب! (آپ یوں) عرض

کر و میرے رب ! بخش دے (میری گنہگا ر اُمت کو) اور رحم فر ما (ہم سب پر) اور تو سب سے بہتر رحم فر مانے والا ہے

قر آن پا ک کا اثر :

حضرت ابو خالد والبی رضی اللہ عنہ فر ما تے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حا ضر ی کے لیے وفد کی شکل میں روانہ ہوا ' ہم ایک منزل پر اتر پڑے میرے اہل وعیال ابھی پیچھے تھے تو میں نے بچوں کا شور وغو غا سنا تو میں نے اپنی آواز کو قر آن پاک کے ساتھ او نچا کیا تو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو ان سے پو چھا ' تو انہوں نے کہا ہمیں شیطان نے پکڑ لیا تھا اور ہم سے کھیل تما شہ کرنے لگے تھے ۔ جب آپ نے قر آن پاک کے ساتھ آواز کو اونچا کیا تو وہ ہمیں پھینک کر بھاگ گئے ۔ (ابن ابی الد نیا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُ عا :

حضرت معا و یہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ' فر ما تے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا فر ما یا کر تے تھے :۔ **اللھمّ اعمر قلبی من**

وساوس ذکرك واطرد عنی وساوس الشیطان ۔(ذم الوسوسہ ابن ابوبکر) اے اللہ! میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرما دے اور مجھ سے وساوس شیطانی دُور کر دے۔

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ :

حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم فرمایا۔ان میں سے ایک یہ بھی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا ذکر کرو کیونکہ اس کی اور اس شخص کی مثال جس کے پیچھے دشمن لگ گیا ایسی ہے جیسے وہ شخص ایک محفوظ قلعہ میں آیا اور اپنے آپ کو دشمن سے بچا لیا۔ اسی طرح سے کوئی شخص اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ (ترمذی، مسند احمد)

شیطانی وسوسوں سے محفوظ بندے:

رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمایا ہے کہ ﴿**اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ** ...﴾ بے شک وہ لوگ جو تقویٰ اختیار

کرتے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور خدا ترس، خدا پرست نیکوکار پرہیزگار مسلمان، شیطانوں کے اغوا میں نہیں آتے۔ وہ ان کے وسوسوں کو دور کرتے اور ٹھوکر لگتے ہی معاً سنبھل جاتے ہیں۔ حقیقتِ امَر اُن پر منکشف ہو جاتی ہے مکائد شیطانی ان پر واضح ہو جاتے ہیں اور وہ شیطانی وسوسے اور خطرے ان پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاتے اور یادِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں۔ شیطان کی تحریک پر ان کے دلوں میں غصہ واشتعال یا اور کسی امر ناجائز و ناپسندیدہ کا جذبہ بھڑکنے لگتا ہے تو ذکرِ الٰہی دعا واستعاذہ اور استغفار وغیرہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت وحکومت کا استحضار کر کے اپنے ایمان کو تازہ کر لیتے ہیں۔

محققین نے لکھا ہے کہ وسوسہ شیطانی سے تقویٰ میں کوئی نقصان نہیں آتا اور اس محفوظیت کے تین درجے ہیں۔ درجہ اعلیٰ یہ کہ وسوسہ کا اثر ہی سرے سے نہ ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام کے واقعہ میں منقول ہے اور درجہ

اوسط یہ کہ وسوسہ اثر دکھائے مگر معاً تنبیہ بھی ہو جائے اور وسوسہ کے شر سے حفاظت رہے۔ یہ مقاصد یقین کا ہے اور قصہ یوسف وزلیخا میں اس کی نظیر موجود ہے۔ اور درجہ ادنیٰ محفوظیت کا یہ ہے کہ پھسلے مگر فوراً سنبھل جائے۔ ڈرے جھجکے اور باز آجائے۔ یہ مقام تائبین کا ہوتا ہے اور ان تینوں مقامات کا صاحب' عارف' متقی' ولی صاحب دل ہوتا ہے۔

سفید مرغ کی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ رکھا کرو کیونکہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا نہ تو شیطان اس کے قریب جائے گا نہ جادوگر' اور ان گھروں میں بھی (نہیں) جو اس گھر کے ارد گرد ہوں گے۔ (معجم اوسط طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لیے اذان دیتا ہے' جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔

شیطان کے شر سے، جادوگر کے شر سے، کاہن کے شر سے ۔
(شعب الایمان بیہقی، کنز العمال)

حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے۔ یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ارد گرد کے سات گھروں کی بھی ۔
(مسند بن اسامہ)

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں مرغ رکھا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاخ شاخ کلغی والا سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبریل علیہ السلام کا بھی دوست ہے، یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے سولہ گھروں کی بھی، چار دائیں طرف سے، چار بائیں طرف سے، چار سامنے سے اور چار پیچھے سے ۔ (کتاب العظمہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سفید مرغ کو بُرا بھلا مت کہا کرو یہ میرا

دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں' اس کا دشمن میرا دشمن ہے
جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔ (کتاب العظمہ)

جِنّ بھوت بھگانے اور آسیب دور کرنے کا مجرب عمل

الحصن الحصین میں امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے جن' آسیب کو دور کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عمل نقل کیا ہے:

اگر کسی کو جن یا آسیب کا اثر ہو اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور یہ چیزیں پڑھے (حاکم ابن ماجہ' مسند احمد)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ (الفاتحہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا' مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر' اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

﴿الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴾ (بقرۃ/۱-۴)

الف لام میم ۔ یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں' یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے' وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر (بے دیکھے) اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں' اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب) جو اُتارا گیا ہے آپ پر اور جو اُتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں ۔

﴿**وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ**﴾

(البقرۃ/۱۶۳)

اور تمہارا خدا ایک خدا ہے نہیں کوئی خدا بجز اس کے' بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ۔

﴿**اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ۚ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۚ مَنۡ ذَا**

الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾ (البقرۃ/۵۵)

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ خود زندہ ہے، سب کو زندہ (قائم) رکھنے والا ہے، نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے۔ اور وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اُس کے علم سے مگر وہ جتنا چاہے۔ اُس کی کرسی نے زمین و آسمان کو سما رکھا ہے اور نہیں تھکاتی اُسے زمین و آسمان کی حفاظت، اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔

﴿لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغْفِرُ

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۗ
لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۗ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا
لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْلَنَا ۗ
وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (البقرۃ/۲۸۴-۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا تم اُسے چھپائے رہو، تم سے اُس کا حساب لے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر بخشش دے گا جسے

چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایمان لایا یہ رسول کریم اس (کتاب) پر جو اُتاری گئی اس کی طرف اس کے ربّ کی طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کی کتابوں کو اور اُس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اُس کے رسولوں سے اور انھوں نے کہا ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی ہم طالب ہے تیری بخشش کے' اے ہمارب رب۔ اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے' اللہ تعالیٰ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر جتنی اس کی طاقت ہو۔ اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر وبال ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے ربّ' نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بُھولیں یا خطا کر بیٹھیں' اے ہمارے ربّ۔ نہ ڈال ہم پر بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہم میں قوت نہیں' اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو' اور رحم فرما ہم پر' تو ہی ہمارا دوست (اور مددگار) ہے تو مدد فرما ہماری' کفار قوم پر۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (ال عمران/ ۱۸)

شہادت دی اللہ تعالیٰ نے (اس بات کی کہ) بیشک نہیں کوئی خدا سوائے اُس کے اور (یہی گواہی دی) فرشتوں نے اور اہل علم نے (ان سب نے یہ بھی گواہی دی کہ وہ) قائم فرمانے والا ہے عدل وانصاف کو۔ نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے جو عزت والا حکمت والا ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۚ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۚ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الاعراف/۵۴)

بلا شبہہ تمہارا رب اللہ ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو چھ

دنوں میں پھر متمکن ہوا عرش پر (جیسے اُسے زیبا ہے) رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اسکے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو پیدا فرمایا۔ وہ سب اُس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! اسی کے لئے خاص ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

﴿فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۚ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۚ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

(المؤمنون/ ١١٦-١١٨)

پس بہت بلند ہے اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجتا ہے جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بلاشبہ حق کا انکار کرنے والے کامیاب نہیں ہوں گے (کافروں کو چھٹکارہ نہیں ہے)، اور

اے محبوب! (آپ یوں) عرض کرو میرے رب! بخش دے (میری گنہگار اُمت کو) اور رحم فرما (ہم سب پر) اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ڰ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۙ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ﴾

(الصّٰفّٰت/۱۔۱۱)

قسم اُن (فرشتوں) کی کہ باقاعدہ صف باندھیں، پھر اُن (فرشتوں) کی کہ جھڑک کر چلائیں، پھر اُن جماعتوں (فرشتوں) کی کہ قرآن

پڑھیں، بیشک تمہارا معبود ایک ہی ہے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین
کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور وہ مالک ہے مشرقوں کا، بلاشبہہ
ہم نے آراستہ کیا ہے آسمانِ دنیا کو ستاروں کے سنگھار سے۔ اور
(اُسے) محفوظ کر دیا ہے ہر سرکش شیطان (کی رسائی) سے، نہیں سُن
سکتے کان لگا کر عالمِ بالا کی باتوں کو اور پتھراؤ کیا جاتا ہے اُن پر ہر
طرف سے اُن کو بھگانے کے لئے اور اُن کے لئے دائمی عذاب ہے،
مگر جو شیطان کچھ جھپٹ لینا چاہتا ہے تو تعاقب کرتا ہے اس کا تیز
شعلہ۔ پس آپ اُن سے پوچھیے آیا وہ زیادہ مضبوط ہیں خلقت کے
اعتبار سے یا (دوسری چیزیں) جنھیں ہم نے پیدا فرمایا۔ بیشک ہم
نے انھیں لیسدار کیچڑ (چپکتی مٹی) سے پیدا کیا ہے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۚ هُوَ اللّٰهُ

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَـهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾
(الحشر/۲۲۔۲۴)

اللہ وہ تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا' وہی بہت مہربان' ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' ایمان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہی اللہ سب کا خالق' سب کو پیدا کرنے والا' (سب کی مناسب) صورت بنانے والا' سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے۔

﴿وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا﴾ (الجن/۳)

اور بیشک اعلیٰ وارفع ہے ہمارے رب کی شان ۔ نہ اُس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا، اور ہم میں جو احمق ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے ہیں ۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص)

اے حبیب! تم فرماؤ وہ (اللہ) یکتا ہے اللہ صمد (بے نیاز) ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا (اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے) اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے ۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق)

اے حبیب! تم فرماؤ مَیں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی ہر اُس چیز کے شر سے جس کو اُس نے پیدا کیا ہے اور (خصوصا) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور اُن کے شر سے جو پھونکے مارتی ہیں گرہوں میں اور (میں پناہ لیتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس)

تم کہو مَیں اُس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا پروردگا ہے سب لوگوں کا بادشاہ، سب لوگوں کا معبود، اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے (وسوسے) ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں، خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں سے۔

غیر شرعی طریقہ علاج :

اسلام نے شرک کو بیخ و بُن سے اُکھیڑ کر رکھ دیا۔۔اس لئے یہ تو گمان ہی نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام کسی ایسے منتر یا جھاڑ پھُونک کی اجازت دے جس میں شرک یا شرکیہ عقائد کا شائبہ تک بھی پایا جاتا ہو۔ اس لئے ایسے تمام منتر، طلسم، نقوش، تعویذات وغیرہ اسلام میں قطعاً حرام اور ممنوع ہیں۔ جن احادیث میں دَم کرنے، جھاڑ پھُونک کرنے وغیرہ کی ممانعت کی گئی ہے اُن جملہ احادیث سے اسی قسم کے شرکیہ اعمال مُراد ہیں، لیکن ایسا دم اور تعویذ جس میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اسم مبارک، کوئی آیت قرآنی، یا سَرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے نکلا ہوا کوئی جملہ ہو، یا جس نقش میں، یا دَم میں شرکیہ بات نہ ہو، اس کا کرنا جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے آپ کو دَم فرمایا کرتے اور صحابہ کرام پر بھی دَم کرتے اور حسنین کریمین کو تو خصوصی دَم فرمایا کرتے۔۔عہد رسالت میں اور اس کے بعد صحابہ کرام کا بھی یہ معمول تھا، اُس وقت سے لے کر اب تک پاکانِ اُمّت کا بھی یہ دستور رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں امراض جسمانی، وساوس روحانی اور ہر قسم کے اثرات شیطانی سے محفوظ رکھے۔آمین بجاہ سید المرسلین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِیْن
وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

ہماری مطبوعات

محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی قدس سرہ‘

☆ رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات ☆ عرش پر فرش

حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

☆ اسلام کا تصورالٰہ اور مودودی صاحب ☆ اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب

☆ دین اور اقامت دین ☆ محبت رسول روحِ ایمان ☆ خطبات حیدرآباد ☆ خطبات برطانیہ

☆ امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ

صاحب تفسیر ضیاء القرآن علامہ محمد پیر کرم شاہ ازہری

☆ سیدنا امام حسین اور یزید ☆ سیدنا علی اور خلفائے راشدین ☆ شیعوں کے گیارہ اعتراضات

خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

☆ عورتوں کی نماز ☆ صحیح طریقہ غسل ☆ جادو کی حقیقت ☆ نماز جنازہ کا طریقہ

☆ احکام میت ☆ طریقہ فاتحہ

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحیٰ انصاری اشرفی

☆ حقیقت توحید ☆ حقیقت شرک ☆ سنّت و بدعت ☆ عورتوں کا حج وعمرہ ☆ توبہ واستغفار ☆ گناہ اور عذاب الٰہی ☆ اسلامی نام ☆ مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی ☆ جماعت اہلحدیث کا فریب ☆ جماعت اہلحدیث کا نیا دین ☆ بعثت نبوی ﷺ ☆ شانِ رسالت ﷺ ☆ ظہور آفتاب رسالت ﷺ ☆ شیطانی وسواس کا علاج ☆ اللہ تعالیٰ کی کبریائی ☆ فضائل لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ہماری دیگر مطبوعات

☆ تصور بدعت ☆ فتاویٰ نظامیہ ☆ تبلیغی جماعت ☆ سلام پڑھنے کا ثبوت ☆ عرس کیا ہے؟ ☆ قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد-اے پی